

غیر متادوں کے فریب

مفتی جلال الدین امجدی صاحب



ناشر تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

مکتبہ المدینہ، لاہور

مکتبہ المدینہ

یہ کتاب اہل سنت کے لئے ہے
اس کتاب میں اہل سنت کے عقائد و اصول
پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ضیائی

مکتبہ المدینہ، لاہور

ضیائی علی گڑھ لاہور

اپنے گھروں کو گمراہی سے چاہیے

محرمِ مقدس کرام !

اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے گھروں میں خود تہی مختلف موقوفوں کا لائف چھوٹی چھوٹی کتابیں اور رسالے پڑھتی ہیں مثلاً ایک بی بی کی کہانی، دس عہدوں کی کہانی، سیدہ کی کہانی، ایک معجزہ، دو چار یا دس مجھ سے، امام جعفر صادق کی کہانی، گویا کی کہانی اور نور تاب، و غیرہ وغیرہ۔

ان میں بعض کتابیں تو صحیح ہیں اور بعض کی کوئی حقیقت ہی نہیں بلکہ حقیقت سے کہوں دور ہیں اور یہ سب غلط کتابیں ہمارے معاشرے پر بھلا گمراہی پھیلا رہی ہیں۔ ان کی اشاعت یا تو چند عیادتی ادارے جسٹس چند کلمے کی خاطر کر رہے ہیں یا بد عقیدہ لوگوں کی طرف سے شائع ہو کر حرام الحاس میں گمراہی پھیلانے کی تدبیر سخی کی جا رہی ہے۔ لہذا ہمیں ان غلط مابہ حقیقت اور گمراہ کتابوں سے اپنے گھروں اور بچا چاہیے اور ان کی روک تھام کے لئے ان تمام کتابوں اور غلط ٹیچنگ کو مسترد کر دینا چاہیے تاکہ معاشرے میں اس گمراہی کا خاتمہ ہو سکے۔

اسی لئے کہ ہمارے ہندوؤں کو گمراہی اس تہمت سے میں ہمارے ساتھ ہیں اور تعاون فرما کر مہمیں فرمائیں گے۔

بہارِ مقدس
نامِ مبارک
بستاقہ
قرآن و حدیث

امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے

مذکورہ بالا فقرہ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحموا، اور یہاں ہمارے

قرآن مجید پر قرآن پڑھا جائے قرآن کا کر سکر اور خاموشی ہو کہ قرآن مجید ہو۔ کہہ رہی ہیں

۱) حضرت چاندی صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے پیچھے قرآن مجید کی قرأت کرنا منع ہے۔ (معاذ اللہ) ۲) حضرت صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے پیچھے قرآن مجید کی قرأت کرنا منع ہے۔ (معاذ اللہ) ۳) حضرت صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے پیچھے قرآن مجید کی قرأت کرنا منع ہے۔ (معاذ اللہ)

ہادیث
مبارکہ

۴) حضرت صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے پیچھے قرآن مجید کی قرأت کرنا منع ہے۔ (معاذ اللہ) ۵) حضرت صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے پیچھے قرآن مجید کی قرأت کرنا منع ہے۔ (معاذ اللہ)

۶) حضرت صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے پیچھے قرآن مجید کی قرأت کرنا منع ہے۔ (معاذ اللہ) ۷) حضرت صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے پیچھے قرآن مجید کی قرأت کرنا منع ہے۔ (معاذ اللہ)

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

شعبہ دارالکرام

بسم الله الرحمن الرحيم
القصيدة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

انتساب

الشيخ تمام سلمونون کے نام جو سوار اعظم السنہ و جامعہ
پڑھ اور ان کے اربعہ حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، حضور سیدنا
شافعی، حضور سیدنا امام مالک، با حضور سیدنا امام احمد بن
حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ عنہم کے دامن سے وابستہ ہو کر ان کے
تے ہیں اور غیر مقلدون سے دور رہتے ہیں۔

(اور)

شعبہ نبی الاولیاء حضور سیدنا شاہ محمد یار علی صاحب
جہ والنوال (متوفی ۱۳۸۸ھ) کے نام جنہوں نے اپنے
رہائیت اور عظیم دینی ادارہ دارالعلوم فیض الرسول
م سے شمال مشرقی پانچویں غیر مقلدیت کے بڑھتے
سیلاب کے کور کو دیا۔

جلال الدین احمد امجدی

توبہ و نام

معنی جمال الدین احمدی صاحب رحمہ اللہ۔

محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

۸۰

سن ۱۴۰۱ھ : ۲۰۲۰ء

تعداد : دو ہزار (۲۰۰۰)

سلسلہ اشاعت : پچاس (۴۵)

اثر : تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان، علماء دہلی۔

عرض ناشر

"لیرتھدول کے قریب" آپ کے ہاتھ میں ہے۔ "ملی جلان" میں بھی صواب کی تفسیر
ہے۔ تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان کی جانب سے دو لاکھ سے زائد کتب اور رسالہ (۱۰۰۰
اور آئسوں کی تعداد میں) ہفت ہفت تقسیم کیے گئے ہیں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ
ہفت اشاعت کو مزید فروغ دینے کے لیے آپ اس سلسلہ میں مالی تعاون فرمائیں۔ شکر و

محمد امجدی قادری

جنرل سیکریٹری

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

تعداد کرمانی

نگاہ اولیں

غیر مقلد خواہنے آپ کو اہل حدیث اور سلفی کہتے ہیں وہ اپنا
ہاند جب پھیلاتے کے لئے عرب ملکوں سے بیسے لاکھ آئے دن
نئے نئے فقے کہڑے کرنے رہتے ہیں۔ انھیں فتنوں میں سے
ان کی کتاب حقیقۃ الفقہ بھی ہے جو غیر مقلد مولوی یوسف جے پوری
کی تصنیف ہے اور دوسرے غیر مقلد مولوی داؤد کی تصنیف و انھانے
کے بعد دینی سے شائع ہوئی ہے اور شروع سے آخر تک مکمل و فریب
نہ بھری ہوئی ہے۔

چند سال قبل اس کتاب کے فریب کا خطا ہر کرنے کے لئے مجھ سے
ایک لکین میں اپنی مہر و فیات کے سبب اس کی طرف توجہ نہ کر سکا مگر
میں جلد ہی جب غیر مقلدوں نے تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے
پر افسانہ اٹھا یا تو ہم ان کے کفری اور گمراہ کن عقیدے اس کتاب میں
کو دئے ان کی سکاریوں کے پردے چاک کر دیتے، ان کے پوشیدہ
ظاہر کئے اور انھیں کتاب مذکور حقیقۃ الفقہ کے چالیس فریب بھی
دیکھئے تاکہ مسلمان اس گمراہ فرقہ سے دور رہیں ان کے فقے میں نہ ہیں
نہ اس نئے مذہب کی پہولیں دیکھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔

دعا ہے کہ خدائے عز و جل اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید
ہو تاکہ انھوں نے غیر مقلدوں کے فتنوں سے محفوظ رکھیں اور بیسے لئے
ان کو توشہ آخرت بنائے۔ آمین

جلال الدین احمد اجدری

۲۸ بروز الحرام ۱۵/۴/۱۴۱۲ھ ۲۴ جولائی ۱۹۹۲ء

فہرست مضامین

صفحہ	موضوع
۱	نگاہ اولیں
۲	یہ امت بہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی میں صرف ایک حق ہوگا۔
۳	تقریب و اختیار کے متعلق حضور و صحابہ کرام کا عقیدہ۔
۴	تقریب و اختیار کے متعلق غیر مقلدوں کا عقیدہ۔
۵	رسول کی عزت اور طاعن و فحش کے متعلق حضور و صحابہ کرام کے عقیدہ۔
۶	رسول کی عزت اور طاعن و فحش کے متعلق غیر مقلدوں کے عقیدہ۔
۷	صحابہ کرام اور تقلید۔
۸	تقلید کسے کہتے ہیں۔
۹	غیر مقلدوں کی تقلید۔
۱۰	غیر مقلدوں سے سوالات۔
۱۱	غیر مقلدوں کی گمراہی کا ایک اور واضح ثبوت۔
۱۲	غیر مقلدوں کی مختصر تازہ بخ۔
۱۳	ہندوستان میں فتنہ و باہت۔
۱۴	غیر مقلدوں علمائے دیوبند کی فطرتیں۔
۱۵	غیر مقلدوں کے چند اہم اصول۔ پہلا اصول۔
۱۶	دوسرا اصول۔
۱۷	تیسرا اصول۔
۱۸	چوتھا اصول۔
۱۹	طلاق۔
۲۰	ابن تیمیہ کوئی ہے۔
۲۱	غیر مقلدوں کے کچھ پوشیدہ راز۔
۲۲	غیر مقلدوں کے چالیس فریب۔
۲۳	مفتی سوانح حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳۱) اور حضرت پہلے بنی سدریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہ چھ مائیں وہاں اس شخص کو دلاؤ جس سے باقیہ وہ فقیر عطا فرمائے گا۔ لوگ ساری ذات عربیت میں رہے کہ دیکھتے ہیں کس شخص کا چھ مائیں عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ گمراہ ہوئے عقوبت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ چھ مائیں اسے مرحومہ جو آپ نے فرمایا

اَیُّنَ یُحَیُّیْنِ اَیُّنَ طَالِبٍ قَدْ اُتَمَّیْتُ
 عَلَیْکُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ خَاسِرًا
 الْاِیْمَانُ کَانَ فِیْہِ قَدْ خَسِرَ اَمَّا مَقْصُوفِ
 عَلَیْکُمْ وَذَعَلْتُمْ کُفْرًا عَلٰی حُکْمَانِ
 فُحْشٍ یُّنَادِیْہِ وَتُجْعَلُ

تہیں: ولنگا دیو گارسی شریوت جلد املا

(۶) اور حضرت بلالؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اربعہ یہودیوں کو جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہلاک و شہادت قتل کرنے کے بعد مکہ کے اونچے مکان سے اترتے تھے تو زمین گھرنے لگی اور ان کی ہڈیاں ٹوٹ گئی۔ انھوں نے اسی وقت گرم گرم مٹی اپنی پگڑیوں سے لے لی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا سارا ہاتھ بامیان کیا کہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔

اَبَسْتُ اَمْ جَلَدْتُ قَبَسْتُ وَهْتُ سِرَّ جَوْنِ
اِسْ بِرَا اِسْمَا اَوَّلُ مَا تَحِيَّرُ وَارْتَوَسَا اَنْتُمَا

مکتبہ اسلامیہ کتب خانہ
جلد ۲ (۱۹۵۵ء)

کسی چیز کو حق جان کر دل میں جانے کے ہوئے تعین کو ایمان و عقیدہ کہتے ہیں۔
توضیح: سید عالم رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح خدا کے تعالیٰ کی وحدانیت
اپنی رسالت پر ایمان و عقیدہ رکھتے ہیں اسی طرح اس بات پر بھی وہ عقیدہ رکھتے ہیں
کہ خدا کے تعالیٰ نے مجھ عالم شمس تصرف کی قوت بخشی ہے۔ اسی لئے کہ
گھارنگہ کے مطالبہ پر اشارہ فرما کر چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ اگر حضور کا ایسا عقیدہ
ہو تو اشارہ کرنا تو بہت بڑی بات ہے آپ ایک لمحہ کے لئے اسے سوچ بھی
سکتے تھے۔ اور ضرورت پر انجلیوں کی گھانٹوں سے دیر باریا کر حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے علی طور پر اپنا یہ عقیدہ ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس
قوت بخشی ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں لعاب دہن (تھوک) آگیا کہ
عبداللہ بن عتبیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پندلی پر دست مبارک پڑا
واضح طور پر اپنا یہ عقیدہ ثابت کر دیا کہ خدا کے تعالیٰ نے مجھے تصرف کی وہ قوت
فرمائی ہے کہ میں اپنے تھوک سے بیماریاں دور کر دیتا ہوں۔ اور ٹوٹی ہوئی
بڑی پر صرف اپنا ہاتھ بھیر کر خیر طائر کے فوراٰ صحیح کر دیتا ہوں۔ اور حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف نقلوں میں اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا کہ اگر یہ ایک
میں وہی دست ہوتے ہیں لیکن میں طلب کرتا رہوں اور پیش کرے والہ
کا ارادہ کرتا رہے تو ایک ہی جگہ کے گوشت سے ہزاروں دست نمودار ہو
رہیں گے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واضح الفاظ میں اپنے
عقیدہ سے آگاہ فرمایا کہ خدا کے تعالیٰ نے مجھے وہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ اگر

(۱) غیث الغلات ۱۳۳۳ میں ہے عقیدہ پیرے دانی دانستہ درہل نور محمد مرقن ۱۱

ہوں تو میرے ساتھ سوئے کے پہاڑ چلیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
کہہ کر ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا کہ خدا کے تعالیٰ نے مجھے وہ
اختیار عطا فرمایا ہے کہ اگر چیخ زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے لیکن اس سوال
کیا ہر سال چیخ فرض ہے یا اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال چیخ فرض ہو جائے۔
اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہما بھی کہہ کر ایم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مذکورہ بالا حدیثوں کو روایت کیا
معلوم ہوا کہ ان کو بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم شمس تصرف کرنے کا اختیار بخشا ہے۔ اگر کسی یہ کلام کا
عقیدہ نہ جانتا تو وہ ان حدیثوں کو بیان ہی نہیں کر سکتے۔

تصرف و اختیار کے متعلق غیر متداول کا عقیدہ

تصرف و اختیار کے بارے میں غیر متداول کا عقیدہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وہ وسلم پر ایمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عقیدے سے خلاف ہے۔ یہ کہ ان
شیخو امولوی اسماعیل دہلوی نے تقوید الامان مبلوہ مطبع قیومی کانپور کے
پیر لکھا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم شمس تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی
پیر لکھا کہ چھوٹے بڑے سب اس کے بندے عاجز ہیں عجز میں برابر۔ پھر
پیر لکھا کہ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا اسواں میں
کسی کوئی جوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتائے جس ازیر برے پہلے کاموں سے واقف
..... اس بات کی ان میں کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم شمس تصرف
کے کچھ قدرت دی ہو۔

اور پھر اسی سے آپر لکھا کہ سب بندے بڑے اور چھوٹے عاجز ہیں اور پھر
اور صے پر لکھ دیا کہ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تعریف ثابت کرے
پیر فرنگ ثابت ہو جاتا ہے گوکہ اللہ کے برابر نہ سمجھے۔ اور پھر صے پر یوں لکھا
کا نام لکھا گیا ہے وہ کسی چیز کا شمار نہیں۔ پھر صے پر لکھا کہ رسول کے پاس
کچھ نہیں آتا۔ اور پھر صے پر لکھا کہ اولیاء امتیاء جتنے اللہ کے مقرب
ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز۔

✓ تقویٰ الایمان کے مذکورہ بالا عقیدوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ
اختیار کے متعلق جو دستور اور ضابطہ کا عقیدہ ہے غیر معمولی کا عقیدہ اس کے
ہے۔ اور یہی ان کے جوہری فرق ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔

رسول کی عزت اور علم غیب و غیرہ کے متعلق

حضور و صحابہ کرام کے عقیدے

وَعَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحَسْبِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

خدا کے تعالیٰ نے یہ بارہ ۳۸ میں ارشاد فرمایا۔

وَاللَّهُ الْعَزِيزُ ذُو السُّلْتَانِ ۝
 اور عزت تو اس کا اور اس کے رسول اور اس کا
 بھی کے لئے ہے (سورہ منافقین)۔

اگر چارہ ۳۰ برس ارشاد فرمایا

وَمَا فَعَلْنَا لِفُلَانٍ لَّا يَكْفُرُ بِآيَاتِنَا - اُوں ہم نے تمہارا سے نے تمہارا اگر کافر

(سيرة المفسر - آيت ٥٥)

اور یہ ۲۲ برس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

وَكَاثِبًا عَنْهُ الْمَلِكُ وَجَبَّهَا - اور مومنین علیہ السلام اللہ کے یہاں عزت والے

ہیں (مسورۃ اتراب۔ آیت ۴۹)۔

الہامیہ ۳۴ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ارشاد فرمایا۔

ہماری دنیا والا خیر ہے۔

ہیب و سورۃ آل عمران۔ آیت ۲۵۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

پیام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ الطُّغْرَا فِي مُؤَخَّرِ

تَحَابُّسِ لَیْلِ نَمَازِ بَرَقِ طَرِيقِ اِیْمَنِ حَبِیبِ خُصُوْصِیِّ اَمْرِ

اَسْلَمَ نَادَا اَسْمُوْنِي اللّٰهُ يٰصَنِيُّ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے اُنارذی کر کے

مَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قُلَانِ الْاَكْبَرُ فَمَا لِكُم بِاٰيَاتِ الْاَكْبَرِ

اللہ اذ تری کیف نصیحتی انکم
 کیسے نماز پڑھا ہے ہم سبھے ہو کہ محمد پر ہے رو کیا

عَمَلِ جَہَاں رَہتا ہے۔ خدائی قسم میں پچھپے ایسے ہی نہ کہتا

ہوئی لڑکھائی میں خلیفہ نے کہا اری ہوں مجھے کواپنے آگے دیکھنا نہیں دشمنانہ

ہدایتی - شریف حماد

عبدالکریمؑ۔ حدیث شریف میں فِي مَوْخِذِ الصَّغِيرِ ہے کہ پہلی صف کے

یہ شخص مذکور تھا تو تصور تھے انکے کئے کو نے سے اس کو دیکھ لیا بلکہ فی مؤخر

خوف ہے یعنی وہ کس آخری صف میں تھا لیکن حضور کسی اللہ تعالیٰ علیہ السلام

اپنی پیڑہ کے پیچھے سے اس کو دیکھ لیا۔

اور حضرت ابو جہرؓ کہ صحابی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تنخیر میں یہ مال

لا تَقُولُ لِقَوْمِهِمْ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ -

وَاللَّهُ يَخْتَلِفُ عَنْ مَكَوْنِهِ فَتَدْرَأُ
خَشَوْكُمْ لَوْ لَوْ زَكَّرَ اللَّهُ مِثْلَ وَكَلَّهِ
تَقَهَّرِي.

نورانی قسم تہا ہرگز اور شرف تجھے ہے
تو میں۔ میں یہ چہ کے حق میں دیکھتا ہوں
وہماری شریف بلند اسے

(۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے
ابن کرم علیہ السلام و ابیہ بن کرم
باہوں میں سے کسی ایک میں تشریف لے گئے
وہ دو میں گاہ اور کسی میں ہوں کی قبروں میں

غائب ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا ان دونوں میں
بزرگ سے کسی بڑی بات پڑھیں۔ پھر فرمایا
ہاں لے لے تعالیٰ کے نزدیک ہی بات ہے
میں سے ایک کو اپنے پیٹاب سے نہیں پڑھا
وہ سچائی گھبراہٹ اور شرفی شریف علیہ السلام

(۵) اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ قَدَرٌ قَوِيٌّ لِي لَوْلَا قِيَامُ
أَفْطَرِي لِيْهِ إِذْ لِيْ سَاكُوْكَ كَثْرَتِيْ
إِلَى لَوْحِي أَفْطَرِيْ لِيْ سَاكُوْكَ كَثْرَتِيْ
هَلِيْ بِكَ.

(۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ رَّغِيٍّ أَلَا تَرْضَوْنَ

أَجْسَادُ الْأَنْبِيَاءِ فَلْيُجِبْ اللَّهُ
لَوْ هُوَ رَوِي دِيْعِيْ جَانِيْ لِيْ سَاكُوْكَ

اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اللَّهُ خَيْرٌ رَّغِيٍّ أَلَا تَرْضَوْنَ
لَوْ هُوَ رَوِي دِيْعِيْ جَانِيْ لِيْ سَاكُوْكَ

وہ دو میں گاہ اور کسی میں ہوں کی قبروں میں

غائب ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا ان دونوں میں

بزرگ سے کسی بڑی بات پڑھیں۔ پھر فرمایا

ہاں لے لے تعالیٰ کے نزدیک ہی بات ہے

میں سے ایک کو اپنے پیٹاب سے نہیں پڑھا

وہ سچائی گھبراہٹ اور شرفی شریف علیہ السلام

(۵) اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ رَّغِيٍّ أَلَا تَرْضَوْنَ

اور چوتھی حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس عقیدہ کو واضح فرمایا کہ قیامت تک ہونے والے سارے واقعات کو میں اپنے دیکھنے جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھتی ہوں غیب جانتا ہوں۔ اور مذکورہ بالا حدیثوں کو رد کرنے والے سوائے کلام کا کوئی یقیناً کبھی عقیدہ ہے۔

اور اگر کبھی کوئی غیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں بتایا تو اس کو یا تو اس کا ظاہر کرنا مصلحت کے خلاف تھا اور یا تو حضور کی اس بڑی عظمت جیسے کہ انجیل پر پیر ٹرین کی آمد و رفت کا جائزہ لگتا ہوں کے سامنے جتنا کم ترین کا وقت آدمی جانتا چاہتا ہے جب تک کہ اس پر کوئی چیز نہیں ہوتی تو اس پر پابندی ہے۔

اور آخر کی دونوں حدیثوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس عقیدہ واضح طور پر معلوم ہوا کہ انبیاء کے کلام علیہم السلام پر تحقیقوں میں ان کے لئے کہ اللہ نے انہیں پر ان کے جیسوں کا کلام فرمایا ہے۔

انبیاء کو بھی موت آتی ہے مگر ایسی کہ نقطہ آتی نہ ہوتی
بس اسی آن کے بعد ان کی حیات مثل سابق وہی جہانی ہے

رسول کی عزت اور علم غیب وغیرہ کے متعلق غیر عقائد کے عقیدے

رسول کی عزت کے متعلق غیر عقائدوں کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔ ان کے اسماعیل و جوی سے تعلق الایمان و علومہ علیہم قوی کا پورے مسئلہ پر جان لیتا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا ہے خداوند اللہ کی شان کے آگے تیار

ذلیل ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوقات میں سب سے بڑے مخلوق ہیں۔ جو حضور کو سب سے بڑا مخلوق بنانے والا ہے۔ اور دوسرے انبیاء اور اولیاء و غیرہ حضور سے بڑے مخلوق ہیں۔

تو تقویۃ الایمان جو انبیاء اور اولیاء کی شان کے شانے کے لئے لکھی گئی ہے اس کی مذکورہ بالا عبارت کا یہ مطلب ہوا کہ انبیاء اور اولیاء میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی شان کے سامنے جہاں سے بھی زیادہ ذلیل ہے یعنی چار کی جی کہ نہ کچھ حضور کی نسبت عزت اللہ کی شان کے آگے ہے لیکن حضور سید عالم اور دوسرے انبیاء و اولیاء کی شان کی شان کے آگے اتنی بھی عزت و وقعت نہیں جتنی کہ ایک جہاں کی عزت و وقعت ہے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۵ پر تو صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے درمیان ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (الغایہ باللہ تعالیٰ)

اور علم غیب کے بارے میں اسی کتاب کے صفحہ ۱۸ لکھا کہ سب بندے پر اسے ہوں یا چھوٹے (یعنی نبی ہوں یا ولی وغیرہ) سب یکساں ہے خبر نہیں اور نادان۔ اور منہ پر صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۸ حدیث لکھنے کے بعد فقہ و فساد کی طرف توجہ مرکب اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے افترا کر کے یہ لکھ دیا کہ میں بھی ایک دن مرکز نبی میں ملنے والا ہوں۔ تقویۃ الایمان کی اسی تحریر کی بنیاد پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں غیر عقائد بنائے عقیدہ رکھتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ مرکز نبی میں مل گئے۔ اور ان کے یہ سب عقیدے حضور و رسالت کلام

کے عقیدے کے خلاف ہیں۔ اور یہی ان کے توحیدی فرقہ ہونے کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

صحابہ کرام اور تقلید

کل تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام ہوئے جن میں سے صرف چونتیس صحابی یعنی چاروں خلیفہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم وغیرہم تھے۔ سب ان کے قتلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس لئے کہ پانچویں بارہ میں خدا کے تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ
وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَآؤُوا لِلْأَمْرِ
الْكَبِيرِ (آیت مؤیدہ)

اس آیت کریمہ میں اولی الامر سے مراد علماء ہیں اس اقوال میں اس لئے کہ بادشاہوں پر علماء کی فرمائندہی واجب ہے اور عالموں پر بادشاہوں کی فرمانبرداری واجب نہیں (تفسیر کبیرہ جلد اول صفحہ ۱۸۱) اور اس آیت کریمہ کے سبب سے بڑے مصداق چاروں خلیفہ ہیں جو حق تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زماں میں مامور تھے۔

اور پھر پانچویں بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ایسا ارشاد ہے۔

وَلَوْ تَوَدَّ أَكْثَرُ النَّاسِ أَنْ يُؤْتَىٰ
أُولَئِكَ مِنْكُمْ مِمَّا فُتِنُوا لَهُمْ
وَأُولَئِكَ يَفْتِنُهُمُ اللَّهُ لِيُكْذِبُوا
عَنْ رَبِّهِمْ (آیت مؤیدہ)

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ امتیاز یعنی فرقان وحدیث سے تو کیا مسائل و مسائل پر عالم ہی قدرت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع ہے۔

اور چودھویں بارہ میں خدا کے تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا
مَنْ تَرَوْنَ أَنَّ الْمَوْلَىٰ
بِأَمْرِ اللَّهِ (آیت مؤیدہ)

اس آیت کریمہ میں نہایت صاف ظاہر ہے کہ وہ جائزے والوں سے لے کر علماء و صحابہ کرام کو یہ مندرجہ طلب ہے و درجہ ہے وہ حق تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں بھی اپنے یہاں کے سب سے بڑے عالم صحابی علی بن ابی طالب کی تقلید کرنے سے تھے۔

عرف الوقت اور اصطلاح شرع میں بغیر چوں و چو کہی سے کہتے ہیں۔

کی بات مان لینے کو تقلید کہتے ہیں۔ چنانچہ جب کہا جاتا ہے یہ علماء کی تقلید کرنا ہے۔ تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ وہ بغیر سنیہ جوں کی بات مان لیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہے۔ فقال قل قد كذبوا۔ اسی میں غیث بن مسلم ولا نظروا یعنی غور و فکر کے بغیر اس کی پیروی کیا۔ اللغات میں ہے تقلید عا و ابھی پیروی سے دریافت میں یعنی حقیقت دریافت کرنے بغیر کسی کی پیروی کرنے کو یا تقلید کہتے ہیں۔

الحق کہتا ہے۔ یہ قل قد كذبوا۔ اس لئے اس کی مثال بات میں لکھنے کے پیروی کی۔ اور حضرت علامہ بدر شریف جعفری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ الخلفاء علیہم السلام قبول قول القیود بلا حجة قبول یعنی موت و دلیل سے بغیر کسی کی یا مان لینے کو تقلید کہتے ہیں۔

(الترغیفات ص ۵۷)

لہذا وہ صحابہ کرام جو کسی دور کے قبیلہ میں رہتے تھے۔ ان کی تمام
سے کہ لا قدس علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عالم صحابی کو ان کے یہاں بیعت
وہ لوگ باجماعت و دلیل اور حکم شرع کی حقیقت دریافت کئے بغیر اس عالم
بات مانتے تھے۔ اور اسی کو تقلید کہتے ہیں۔ اور جو صحابہ کہ مدینہ منورہ میں رہے
مگر وہ اونٹوں کے چرے، باغوں اور کھیتوں میں کام کرنے یا تجارت وغیرہ
مشغول ہونے کے سبب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں زیادہ
نہیں دے سکتے تھے وہ جاہلار صحابہ سے پوچھ کر ان کی پیروی کیا کرتے
اور جو حضور کی خدمت میں باسانی حاضر ہو سکتے تھے وہ ہر مسئلہ میں آپ
طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ لیکن جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور
تو سارے صحابہ نے خدا کے تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے جہتہ صحابہ کہ
رجوع کیا اور ان کی تقلید کی۔ اس طرح ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ مقلد بنے۔
لہذا انتہی انتہی اشیائے ماضی اور عقلی سب صحابہ کرام ہی کے راستہ پر چلے
بڑے بڑے مجتہد عالموں کی پیروی کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے نکالے
مسائل میں ان کی تقلید کرتے ہیں کہ اصل مذہب صحابہ ہی کا ہے۔ ان
حدیث ہے اور حدیث کی اصل قرآن ہے اس طرح اماموں کی تقلید
ہی کی پیروی ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری تر مائتہ
جاری ہے۔

لیکن غیر مقلدین چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں۔

گمراہی قرار دیتے ہیں اور کچھ ان میں سے تقلید کو شرک ٹھہراتے ہیں
عوام اور بڑے بڑے سب کے سب غیر مقلد اپنے مولویوں کی تقلید سے نفرت

انہوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اگرچہ غیر مقلدین چاروں اماموں کی تقلید سے انکار
کرتے ہیں مگر ان میں سے کچھ بڑے بڑے ہر ایک کی
انہوں کی تقلید ضرور کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ظاہر ہے تجارت کرنے والے کھیتوں
انہوں کے لئے اور کھسارے و چرواہے وغیرہ سارے غیر مقلدین قرآن
سے مسئلہ نکالنے کی قدرت نہیں رکھتے تو وہ اپنے مولویوں کی طرف رجوع
ہیں پھر وہ جو اپنے قیاس سے مسئلہ بتاتے ہیں اس پر وہ عمل کرتے ہیں۔
رجوع وہ اپنے مولویوں کی تقلید کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک غیر مقلد تاجر کو بیکل سے چننا چاہتا ہے تو ایک کو
کے برابر یا کم و بیش کر کے نقد اور ادھار پنا جائز ہے یا نہیں؟ اسے
کرنے کے لئے اس کو اپنے مولوی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اس لئے کہ
اس کی وضاحت قرآن و حدیث میں موجود نہیں۔ تو غیر مقلد مولوی خود
کے مسئلہ بتائے گا اور اس پر عمل کرے گا۔ اور قلعہ عالم قرآن و حدیث
میں اپنے امام کے بتائے ہوئے اصول پر عمل کرتے ہوئے اس کی
تائید یا ترمیم صورتوں کو واضح کرے گا۔ اس طرح غیر مقلد اپنے علاقہ کے وجود
کی تقلید کرتا ہے۔ اور قلعہ سازی دنیا کے مانے ہوئے مجتہد عالم دین
پر کرتا ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ عوام غیر مقلدین اپنے مولویوں کی تقلید نہیں کرتے
کی بات مانتے ہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ اس لئے کہ جہت و دلیل کے اہل
ہند وہ جہت و دلیل کے بغیر اپنے مولویوں کی بات مانتے ہیں اور اس
کی بات مانتے ہی کو تقلید کہتے ہیں۔ جیسا کہ کتابوں کے حوالوں سے پہلے

اور رہے ان کے مولوی تو وہ ملاحت و دلیل اپنے بڑوں کی باتیں
پس اس طرح وہ ابن تیمیہؒ اور قاضی شوکانی کی تقلید کرتے ہیں۔
مشہور غیر تقلدِ اواب و دینار الزماں اس پر انشوس ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
چنانچہ اہل حدیث سمجھاؤں گے کہ ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور شوکانیؒ
ولی اللہ اور مولوی اسماعیل صاحب کو دین کا ٹھیکہ دار بنا رکھا ہے۔ یہاں
مسلمانانہ الٰہی بزرگوں کے خلاف کسی قول یا کوشیا کریں۔ پس اس سے بھیج
برائے جلا کرنے لگے۔ _____
اس لیے جو آرد اور خود نوکر اور اضاف کر دو جب تک تم نہ
اور شافعی کی تقلید چھوڑ دی تو ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور شوکانیؒ جواب سے
مناظر (چھاپنے والے) نے نہیں۔ ان کی انگلیاں کہا مسرت سے بہ راحیات دہا
_____ بحوالہ مشفقہ کے حصہ ۳

نواب وحید الزمان کی اس تحریر سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ فقیر محمد
امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی تقلید سے تو انکار کر
مگر ابن تیمیہ ابن قیم اور ناموسی شونکانی کی تقلید کرتے ہیں۔

غیر مقلدوں سے سوالات

غیر مفصلہ خواہ اسے مولویوں کی تقلید کرتے ہیں۔ ہمارے مس
ثابت کرتے کے لئے مولوی انوار اللہ مرحوم نے موصوفی عشرت علی سیدی مسیحی امام
مذہب کا اپنی مشعل سدھارتھ کے اور ایک اور خطبہ شاداب و ولایت سید ولہ
خلق سدھارتھ کے طرف سے غیر مفصلہ مولویوں سے مذہب کے ذیل سوالات
آستانہ کو پینٹل سے براہ راست فقہ جانا کرے یا نہیں ؟

۲۔ تائبہ کو پیشل سے برابر برابر آدھا دینا جائز ہے یا نہیں ؟
 ۳۔ تائبہ کو پیشل سے کم زیادہ کر کے نقد دینا جائز ہے یا نہیں ؟
 ۴۔ تائبہ کو پیشل سے کم زیادہ کر کے اودھ اور پھینا جائز ہے یا نہیں ؟
 اور بعض غیر مسلم کو بولیوں سے اس طرح سوال ابرام کیا گیا کہ تائبہ کو پیشل سے برابر برابر اور کم زیادہ کر کے آدھا اور نقد دینا جائز ہے یا نہیں ؟۔ اور چونکہ غیر مسلم کو نقد کا دعوئی ہے کہ ہم صرف قرآن وحدیث مانتے ہیں۔ قیاس نہیں مانتے۔ اس لئے ہر ایک مولوی کے پاس بیوقوف بھی لکھ دیا گیا کہ مسئلہ کی ہر صورت کا جواب قرآن وحدیث سے حوالوں سے تحریر ہو کر رہے۔

یہ سہ آلات درج ذیل غیر مقلد اداروں اور ممولوں کو بھیجے گئے۔

- (۱) مدرسہ اہل اندیا اہل حدیث جامع مسجد دیوبند (اندیا)
(۲) جامعہ علمیہ بنارس (یوپی) - اندیا
(۳) عبید اللہ رحمانی - پورہ وانی مبارکپور - ضلع اعظم گڑھ ریواڑی - اندیا
(۴) مدرسہ معبد التعلیم الاسلامی دکن بنگلہ - ممبئی - دہلی (اندیا)
(۵) مدرسہ اہل حدیث سراج العلوم کرشنا گڑھ - پنجاب
(۶) مدرسہ اہل حدیث تیسرے العلوم ڈومر گنج - ضلع سدھارتھ گڑھ ریواڑی - اندیا
(۷) مدرسہ اہل حدیث سراج العلوم پونڈی پھار - ضلع گونڈہ (۷۰ - ۷۰)
(۸) مدرسہ اہل حدیث ریواڑی پورٹ ملہوار - پورہ (۷۰ - ۷۰)
(۹) مدرسہ اہل حدیث بڑکھٹا - بانسی ضلع سدھارتھ گڑھ (۷۰ - ۷۰)
(۱۰) مدرسہ اہل حدیث بانسی خاصہ (۷۰ - ۷۰)
(۱۱) الجماعت العلمیہ منصورہ - بانس گاؤں ضلع بانسک (مہاراشٹر) - ۷۰
(۱۲) مدرسہ اہل حدیث اٹوا بازار ضلع سدھارتھ گڑھ (یوپی) - اندیا

ان میں آفرالہ کر دوں گے علاوہ کسی سے سوالوں کے جوابات نہیں دیے۔ جن لوگوں کے پاس کسی کے بارے میں سوال بھیجے گئے ان میں سے بعض نے تو یہ کہہ کر جواب لکھنے سے انکار کر دیا کہ ہمارے بڑے حضرت نے فرمایا ہے کہ کسی کی گڑبگڑ سنی کے سوال کا جواب مت لکھنا۔ لہذا ان لوگوں نے یہ کہہ کر سوال واپس کر دیا کہنا سلسلہ بنارس سے فتویٰ منجھلی، اور بعض لوگوں نے اپنی بیماری کا بیان نہ کر کے جواب دینے سے چھٹکارا حاصل کر لیا اور کچھ لوگوں نے یہ کہہ کر اس سوال کا جواب لکھ کر اصرار کر دیا کہ پھر استنا جانتے ہیں۔ اس سے ہم نہیں نکلیں گے۔ اور جن لوگوں سے پاس بذریعہ ڈاک سوال روانہ کیا گیا انھوں نے خاموشی اختیار کرنے اور ردی تحریر میں جاتی لغاف کو ڈال دینے میں جیسی اپنی بھلائی سمجھی۔

الجامعۃ الحمدیہ: منصورہ لائیکٹوں کے مفتی نے سوال کا جواب دیتے ہوئے پہلے اس مسئلے میں عالموں کے اختلاف کا ذکر کیا پھر آخر میں لکھا۔

سیرتہ نزدیک اگر تانہ اور چٹیل مکر کی شکل میں ہوں تو چونکہ دونوں کی جنس ایک ہے مگر علت ثنیت ایک ہے اس واسطے انہیں کی پیشی کے ساتھ تو فروخت نہ کر سکتے ہیں مگر ادا فروخت نہیں کر سکتے۔ جیسے کوئے کو جاندی سے فروخت کرنے کی صورت نہیں ہے۔ لیکن مکر کی شکل میں آدمیوں کو چھ علت ثنیت نہیں دو باقی ہے۔ انہیں بھی ایک ایک ہے اس واسطے کہ پیشی کے ساتھ اور نقد و ادھار دونوں طرح فروخت کر سکتے ہیں۔

سريه غنفل الرخمين المدنى الجامعه المحمديه
منصوره بالقاهرة . ١٤١٣ هـ . ١٩٩٣

اور مدرسہ اہل حدیث ان لوگوں کے لئے سہارا بن کر کے مفتی نے بھی جواب دیں
اس مسئلہ کے متعلق عاملوں کے امتناع کا تذکرہ کیا پھر اس کے بعد لکھا۔

سوال چوتھو بطور اختصار کیا گیا ہے اس میں دو مختلف چیزوں کے آپس میں
تبادلہ پر بلا جواز میرا یہ کہ وعیش کے ساتھ کیا بات کی گئی ہے لیکن جب وہ وہ نہیں
ہیں تو ان کو آپس میں تقدیر پر ڈال دیا۔ میرا بلا جواز میرا یہ کہ وعیش ہر صدمت میں
پہنچنا جائز ہے کہ کیا وہ ابن حاتم کی حدیث میں ہے اور جو کہ وہ مسند شام کیا
نہی ہے۔ **هَذَا مَا عَنِ النَّبِيِّ وَاللَّهُ اعْلَمُ بِالصَّوَابِ**

کتاب: شہاب الدین جنگ بہادر
جلد: سوم

غیر مقلدوں کے ان دونوں منولوں نے فتویٰ میں قرآن کی آیت اور
 کوئی حدیث نہیں پیش کی جس میں اس کو پھیل سے بچنے کی جائز اور ناجائز صورتوں
 کا مفاد انفلوں میں بیان کرنا ہو بلکہ دونوں مولوں نے اپنے قیاس سے جو
 کہ مفسر و رائے کاؤں کے مفتی نے قیاس اور تفسیر کی بنیاد پر جائز و ناجائز
 نے کام کر رکھا ہے۔ اور ان کا بازار مصلح مدح و تحسین کے مفتی نے حق تعالیٰ کا
 احسان لکھ کر انہی فتویٰ کے کی حدیث پر قیاس کیا ہے۔

[illegible]

لہذا حکم کلامائیت ہو گیا کہ وہی غیر مقلد جو قیاس کی مخالفت کرتے ہیں اس کی سب سے چاروں اماموں کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کی تقلید کو حرام و گمراہ دیتے ہیں وہی غیر مقلد مولوی خود قیاس کرتے ہیں اور اپنے قیاس پر لوگوں عمل کراتے ہیں اور ان کے تمام چاروں اماموں کو بھڑو ٹھکران کی تقلید کرتے ہیں سے یہ بات بھی واضح ہو گئی جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ والہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کادامن جو نہ تھامے وہ قیامت تک اختلافی مسئلہ حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا۔ جسے دعویٰ ہو سائے کہ اسے زیادہ نہیں ایسی کابھوت دے کہ کٹا کھانا حلال ہے یا حرام؟ کو کسی حدیث میں ہے کہ کٹا کھانا حرام ہے؟ کہتے تے تو کھانے کی حرام چیزوں کو صرف چاروں فرمایا ہے۔ مردار اور رگیل کا ٹولنا اور سنہرے کا گوشت اور وہ جو غیر خدا کے نام کیا جائے۔ تو کھانہ درکنار۔ سو ترکی چربی اور گڑھے اور اوچھڑی کہاں سے ہوگی؟ کسی حدیث میں ان کی تحریر نہیں۔ اور ایت میں نعم فرمایا ہے جو ان شامل نہیں (مناوی رضویہ جلد نہدہم صفحہ ۱۱۱)

غیر مقلدوں کے گمراہی کا ایک اور واضح ثبوت

تبارک تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو اس طرح دعا کرنے کا حکم فرمایا
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 اور جن پر خدا تعالیٰ نے احسان فرمایا ان کا ٹکر پائیں یا یہ میں

ہے

وَمَنْ قَطَعَ اَللّٰهُ وَالْمُسْلِمُونَ فَاُولَٰئِكَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ان دونوں آیتوں کے معنی ہوں ملائے سے صاف ظاہر ہے کہ صاحبین یعنی
 اہل اللہ کا طریقہ سیدھا راستہ ہے جو حضرت خود انہوں نے صریحاً و معروف کر دیا
 حضرت سنی مسقطی، حضرت ابوالخیر بن آدم، شیخ احمد رضا بریلوی، حضرت حمید
 دہلوی، حضرت اہل بن عبدالحق کسری، حضرت ابوالحسن نیر قالی، حضرت ابوبکر
 حضرت داتا گنج بخش لاہوری، حضرت محمد الدین بن عربی، حضرت امام محمد غزالی،
 حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر عیسیٰ، سلطان الدین حضرت خواجہ غریب نواز امیری، حضرت
 خواجہ بہاء الدین نقشبند، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت سیدنا حکیم
 غامدی، حضرت مولانا زوی، حضرت شیخ فرید الدین عطار، حضرت قطب الدین عین
 الدین، حضرت سہیل الدین ناگوری، حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، حضرت شمس
 الدین ناگوری، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دیاں، حضرت فرید الدین گنج شکر،
 حضرت خواجہ باقی دین، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد رضا بریلوی، حضرت شیخ
 محمد رفیع محدث دہلوی، حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیاء، حضرت فرید الدین
 گنج شہر، حضرت قدوم اشرف جیانی، اور حضرت محمد بہاؤ الدین گنج شہر
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

وہیائے اسلام کے یہ شہرورترین اولیاء اللہ شروع سے لے کر ہر ایک
 چاروں اماموں میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کر کے ضرور مقلد ہو گئے۔ اور اولیاء اللہ
 کے لائق کو ہندے تعالیٰ نے سیدھا راستہ قرار دیا۔ تو واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ

کو چھوڑ دیں گے۔ تو حضور کے ارشاد کے مطابق اسی کے خاندان سے محمد بن عبد الوہاب نجدی پیدا ہوا جس کی وفات سے نجدی فتنہ ظاہر ہوا اور حضور کا پیشین گوئی بحرف صحیح ہوئی کہ اس نے مسلمانوں کا قتل عام کیا گریخت کو چھوڑ دیا۔

اس کی صورت یہ ہوئی کہ محمد بن عبد الوہاب نے مسلمانوں کی دو قسمیں بنوائیں۔ ایک مومن مسلمان۔ دوسرے مشرک مسلمان۔ جو اس کی من گھڑت توحید کو اتنا اسے وہ مومن مسلمان قرار دیتا اور باقی مسلمانوں کو مشرک ٹھہراتا کی جان و مال کے طالع میوں کے منہ کی کھنٹی دینا اور انہیں قتل کرتا اور ان کے گھر کو لوٹتا۔ اس نے مشرور میں تریا دہرملو مار کے شوقین اور لالچی اس کی بات میں شامل ہوئے۔ پھر آہستہ آہستہ دوسرے بہت سے لوگ اس کے ساتھ جن کے ہاتھوں جبرائیل سپہ گمر مسلمان قتل ہوئے اور لاکھوں گھر تباہ ہو گئے۔

حضرت علامہ ابن عابدین شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ
 اَوْتِیَا عَتِیْبَ الْوُحَّابَ الَّذِیْ یُنِیْنُ عِبَادَہُ مَا یُفْعَلُ لَہٗ مِنْ شَیْءٍ
 تَحْضُرُہٗ یُؤْمِنُ بِتَوْبِہِ وَتُحْبَبُ اَعْمَالُہٗ لَیْسَ لَہٗ حَیْثُ
 وَتَکَلِّفُ لَیْسَ لَہٗ اَنْ یُّنَافِیَہُ بِرَأْیِہٖ اَوْ یُخَالِفَہُ
 لَکَیْہُ اَوْ یُتَفَقَّہُ فَاَوْفَقَہُ فَاَوْفَقَہُ فَاَوْفَقَہُ
 وَ اَنْ یُّنَافِیَہُ اَوْ یُخَالِفَہُ فَاَوْفَقَہُ فَاَوْفَقَہُ
 فَاَوْفَقَہُ اَوْ یُخَالِفَہُ فَاَوْفَقَہُ فَاَوْفَقَہُ
 اَلْمُتَقَدِّمُ وَ اَلْمُتَخَلِّفُ اَعْلٰی اَحَدٍ
 اَلْمُتَقَدِّمُ وَ اَلْمُتَخَلِّفُ اَعْلٰی اَحَدٍ
 اور یوہند کی مسلک کے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد نانوتوی

کی صدر الدین و حسین و ارا العلوم و یوہند لکھتے ہیں کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداً ایک صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات بالملہ اور عقائد فاسادہ سمجھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبرہ خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور مٹل سمجھتا کہ قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور نجد کو عموماً اس نے تکالیف شاذہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شانہ نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ تکالیف شدیدہ کے درجہ مشورہ اور نہ مغلطہ چھوڑنا پڑا اور نہ ان کو اسی اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے (شہاب ثاقب ص ۳۳۴) اور لکھتے ہیں کہ محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام اہل ان دیار مشرک و کافر ہیں۔ اور ان سے قتل و قتال کرنا اور ان کے اموال خاص سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے (شہاب ثاقب ص ۳۳۴) اور یوہند کی مسلک کے ایک دوسرے مشہور مولانا خلیل احمد کشمیری لکھتے ہیں۔

اَلْوُحَّابِیَّةُ اَصْنَاعُ مُتَعَدِّدِیْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوُحَّابِ کے دو بانی چیلے امت کی
 اَلْوُحَّابِیَّةُ الْاَمْتَّةُ۔ محمد بن عبد الوہاب کے تھے۔ (ابن عتیبہ) یوں
 اور مولانا محمد علی جوہر لکھتے ہیں کہ چار اور پنج یوں کا یہی کارنامہ ہے کہ مسلمانوں میں ان کے ہاتھ نہ گئے ہیں۔ (معارف محمد علی حضرت مولانا) یوں
 روستان میں مقتدے و ماہریت میں روستان میں نام مسلمان اور اہل شافعیہ
 سب کے سب ہیں شافعی صحیحی و معتزلہ سب کے انگریزوں نے اس ملک کے سنی مسلمانوں کا بھی مذہب مان کر اسی

مذہب کی کتاب میں ہادیہ و فتاویٰ قاضی خاں، وفتاویٰ عالمگیری اور درختہ کا ذکر
میں تو جمعہ کرایا اور انھیں کتابوں کے مطابق مقدمہ مات کا فیصلہ ہو تا رہا پھر چونکہ
ملک میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے خاندان کا اثر کافی تھا اور مسلمان
اس سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ اس لئے مولوی اسماعیل دہلوی جو اسی زمانہ
کے ایک فرد تھے انہوں نے سوچا کہ ابن عبدالوہاب نجدی کی پالیسی پر عمل کر
ہم بھی اپنے ماننے والوں کا ایک مفکر تیار کر سکتے ہیں جس سے ہندوستان
تاج و تخت پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا۔

اس خیال کے پیش نظر مولوی اسماعیل دہلوی نے شیخ نجدی کی کتاب
التوحید عربی کا اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ اس
علاوہ اور بھی کچھ کتابیں لکھیں جن میں من گھڑت توحید تحریر کی جتنی وصلی اور
تعالی علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء و اولیاء کی شان میں گستاخی کی (۱) رسول

لئے قوم کے چودھری کا درجہ بتایا (۲) نماز میں حضور راقد علی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے خیال کو نہانے خیال اور نگہ سے دلیل کے خیال میں ڈوب جانے سے پرہیز
دیا (۳) نماز میں حضور کی طرف خیال لے جانے والے کو مشرک ٹھہرایا (۴) جو حد

کو قیامت کے دن اپنا دلیل اور سفارشی سمجھے اسے الجوبیل کے برابر مشرک بنا
(۵) علی بخش رحیم بخش میر بخش اور غلام محمدی الدین و غلام حسین الدین
رکھنے کو مشرک ٹھہرایا (۶) کسی نبی یا ولی کے منادات کی زیارت کے لئے سفر کرنا
کے مناد پر شامیانہ کھڑا کرنا اور شرفی کرنا، فرض پھینا، بھلا کر دینا، لوگوں کو پاں
اور ان کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا، ان ساری چیزوں کو مشرک کرنا

(۱) تقویۃ الایمان حصہ اول ص ۱۲، تقویۃ الایمان ص ۳۲ (۲) تقویۃ الایمان ص ۳۲ (۳) تقویۃ الایمان ص ۳۲ (۴) تقویۃ الایمان ص ۳۲ (۵) تقویۃ الایمان ص ۳۲ (۶) تقویۃ الایمان ص ۳۲

مولوی اسماعیل دہلوی نے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرانے میں شیخ نجدی کی
پیروی کی۔ البتہ وہ منبلی ہونے کا دعویٰ کرنا تھا مگر دہلوی نے اس بات
اور دیگر قرآن و حدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ لہذا تقلید کی ضرورت نہیں کہ
حکومت و گزرا ہے۔ اس طرح بقول اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ص ۳۳۳ میں
فی غیر مقلد ہندوستان میں پیدا ہوئے (۸)

غیر مقلدین کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیروی جی کے سبب دہائی کہا
جسے۔ لیکن اس نام کو ناپسند کرتے ہوئے مشہور غیر مقلد مولوی محمد حسین دہلوی
مگر غیر مقلدین سے بڑی کوششوں کے بعد دہائی نام کی بجائے اہل حدیث نے منظر
(۹) مگر اب نجدی بریلوی کی جگہ دمک سے غیر مقلدوں کو پورے طور پر
طرف کھینچ لیا اور وہ بڑے فخر سے اپنا تعلق دہائیت اور محمد بن عبدالوہاب
کی سے جو ذکر خوب خوب فائدے اٹھا رہے ہیں۔

غیر مقلدین علمائے دیوبند کی نظر میں

دیوبندیوں کے عقیدے وہی ہیں جو غیر مقلدوں کے عقیدے ہیں مگر
کے باوجود وہ نجدی علماء کی نظریں غیر مقلدین کہتے ہیں، اسے جاننے کے
مذہب جو ذیل عبارتیں پڑھیں۔

دیوبندیوں کے مشہور مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں کہ مولانا اشرف علی تھانوی

احمدی اعلیٰ ص ۹۱ دیکھئے مقدمہ حیات سید احمد شہید ص ۲۵ و ص ۲۶ (۲) تھانوی ص ۲۶
اس میں اس آخری دو جہانوں کے علاوہ مارے جو اسے علامہ عبدالکلام شرف قادری کی
نیشے کے گھر سے لئے گئے ہیں ۱۲ منہ

محمد حسین بنالوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ مولانا موصوف غیر مقلد تھے۔
مصطفیٰ مزاج، حضرت (تعالیٰ صاحب) سے فرمایا کہ میں نے خود ان کے
۱۵ اشاعت السنہ میں ان کا یہ مضمون دیکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گذشتہ
سال کے تجربے سے معلوم ہوا کہ غیر مقلد یا سبے دینی کا تدارک ہوتا ہے۔ حضرت انور
نے اس نوبی کو سبیل الساد میں نقل کیا ہے (عباس علیہ الامت ۱۳۲)
اور لکھتے ہیں کہ حضرت تھانوی نے ارشاد فرمایا کہ غیر مقلد ہی بے شغل
وکیل سے ملے دینی کی نہیں۔ ہاں جو ائمہ مجتہدین پر ترمذی کے توسلے دینی
و عباس علیہ الامت ۱۳۳۔

اور مولوی اشرف علی خان لکھنوی نے کہا کہ ایسے ہی اکثر غیر مقلدین توب
حدیث کا لٹام ہی نام ہے۔ محض قیاسات ہی قیاسات ہیں۔ اپنے ہی قلم
حدیث کی تو جہاں نہیں لگی اور ایک چیز کا لٹام میں نام و نشان نہیں، وہ
ہے۔ نہایت ہی گستاخ اور سب اب جوتے ہیں جو جس کو پیاست ہیں کہ
ہیں۔ جڑے جڑی ہیں اس باب میں اور زرد گول کی نشان میں گستاخی کھ کھ
ٹڑے ہی خطے میں موتا ہے صورت فاقہ کا افاضات دوم جلد ۲۵

تھا تو کسی صاحب نے اور کہا کہ حضرت مولانا محمد تقی صاحب
الہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر غیر مقلدوں کے مذہب کا اصل مجموعہ
درجہ ہستی پر نقل کرنا ہے جس کا نتیجہ اکثر بدیہی ہے (افاناسیوس)

تھا تو ای صاحب نے اور کہا کہ غیر مفصلہ میں تو جو بہت آسان ہے۔ انہی
ہو یا مشکل ہے۔ کیونکہ غیر مفصلہ میں تو یہ ہے کہ جو چیزیں آ کر لیا۔ سے
بدعت کہہ دیا۔ جسے چاہتے کہہ دیا۔ کوئی معیار ہی نہیں۔ مگر مفصلہ ایسا
خیر سکتا اس کو تو ہم قدم برویکہ جہاں کر کے غیر بدعت ہے۔ بعضے

دروں کی ایسی مثال ہے کہ جیسے ساندھو سے ہیں اس کھیت میں منہ
کھیت میں منہ مارا نہ کوئی لکھو تا ہے نہ تھاں ہے۔ (افانہ نامہ پورہ)

تھا تو کسی صاحب اور کہتے ہیں کہ اکثر شیعہ کعب دنیا میں بزرگوں سے
اس قدر طرحی ہوئی ہے جس کا کوئی حد و حساب نہیں۔ اور اس سے کہتے
ہے کہ بزرگانِ شیعہ ہونے پر رواج اور تہذیب ان کو جو بھی
کئے۔ راج ہونے سے ان میں وقار و عظمت ہے۔ (اور وہ بہت محفوظ ہے
انسانیت کو یہ جیل ۱۲۲۱)

مقتل انوی صاحب اور کچھ عرصے کے بعد ان کے قتل کی خبریں تشریف پہنچی۔ ان کی میت کو شہر میں شرف جنازہ اور چھ توڑا ماشاء اللہ لگائی گئی۔ میت پر بھی شہاب الدین سیکی کے شاید ہی کوئی ٹکڑا مل کرے۔ جوں میں مشکل ہی سے معلوم ہوا ہے کہ مقتول کی عمر ۲۰-۲۵ سال تھی۔

پھر تھا وہی صاحب مکتے یہ کہ اگرچہ محل کے اکثر غیر مقلدوں میں تو سونیاں
کا خاص مرض ہے کسی کے ساتھ بھی حسن ظن نہیں رکھتے۔ بڑے ہی
مست ہیں جو جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں جو باہر میں کہہ داتے ہیں۔
مست کی حمایت میں دوسری سنت کا ابطال کرنے لگتے ہیں۔ (امامنا
۲۲۲)

اور بہت زور و قیام الدین لایا جو کہ سابق مدیر محمد سعید الرحمن علوی
کا علوی اہل حدیث ہونے کا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ تقریباً ۱۱ ہزار
خواجہانیت سمیت اکثر مشیر فرقوں کے بانی پر مقلدیت کے طعن سے
لئے (تقریباً اہل حدیث اور اکثر مسلم)

اس موقع کی تائید امام العصر علامہ نور شاہ کشمیری اور علامہ
صدیق حسن خاں صاحب کے گیارہ عالم فاضل و فاضلہ اور سائنسی غیر متعلقہ
جو شوق و ولولہ میں لوہا صاحب کو چھوڑ کر مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کے
جائے جس پر لوہا صاحب نے غیر عقلیت کے مضمرات پر قلم اٹھایا اور
لکھے کہ کشف المغفلات فی حل مسائل الجامع الرشدی مسئلہ ۳۲ مطلوبہ اور ان
دو بند

اور واراء العلوم و بوجد کے مشہور مفتی مہدی حسن شاہ تہاں نے
لکھتے ہیں کہ کچھ تحریر پاس امر کا یقین دلانا ہے کہ انسان غیر مقلد ہو کر یہ
بدیہاں ہے بلکہ بہت جو با ہے۔ اور انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عادت و اخلاق سے کوسوں دور ہو جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ یہ مسلمانوں
کا کیا دینے سے کچھ باگ ہوتا ہے۔ نہ سماں کو فاس کہنے سے شک
ہو تا ہے۔ نہ حدیث کے خلاف سے شرم معلوم ہوتی ہے۔ نہ قرآن کی تر
کر سنے سے۔ (قطع الوثوق علی ص ۱۷)

غیر مقلدوں کے چند اہم اصول

غیر مقلدین کچھ ایسے اہم اصول بتاتے ہوئے ہیں پروردگار
ساتھ عمل کر کے اپنا نیا مذہب پھیلانے کی کوشش میں لگے جو ہے ان
ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے زمانہ سے
پہلا اصول
کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے۔ چاہے وہ ساری
مانے ہوئے بزرگ کیوں نہ ہوں۔ مثال کے طور پر غوث سہروردی قسط

سب سے پہلی جتنی رسیدنا شیخ عبدالکادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے حالات
امات اور فضائل و مناقب پر خطی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے محققین
اور علما نے عظام سے بے شمار کتابیں لکھیں اور جن کی عظمت و بزرگی کا کوئی
سے عالم میں سچ رہا ہے۔ انھوں نے خود تحریر فرمایا۔

اور سہا نامی حالت ہے جو اولیاء و ابدال کے ہاتھ
کی انتباہ ہے۔ یہ ان کو تکون دینی کی تمکینا
علیاً کہا جاتا ہے تو یہ ان کو جس چیز کی بھی حاجت
ہوتی ہے وہ سب کچھ اذن اللہ ہوتا ہے۔ چنانچہ
نور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس کی بدست میں ہوتا
نہاں ہم آدم ہیں اور آدمیوں میں سے ہوں گا کہ جو
ہیں۔ یہ وہ ہیں کہ کسی چیز کو کہتا ہوں جو یہاں
وہ ہو گیا ہے تو یہی میری فریاد واری کی جی تھے
مجھے ایسا کہ ہوں کہ تو بھی کسی چیز کو کہے گا کہ جو
وہ ہو جائے گی۔ (فتوح الدلیب ص ۱۷۱) علامہ

لہذا جو مسلمان حضرة غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات مانے گا وہ
غیر مقلد نہیں ہو سکتا کہ ان کے مذہب میں حضرت نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی پیروی کا اختیار نہیں رکھتے تو دوسروں کے مذہب سے کچھ پر پیچنے کا سوال
ہیں پیدا ہوتا۔ اس لئے ان کے سارے اصولوں میں سب سے
اصول یہی ہے کہ پہلے سے بزرگوں میں سے کسی کی کوئی بات ہرگز نہ سنی
غیر مقلدوں کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید کی

تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن و حدیث سے مسائل کا بیان
بڑے بڑے فضیلین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہد کی کوئی بات ہم
نہ مانی جائے اس لئے کہ قرآن و حدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے اس کے لئے بڑے
علم کی ضرورت نہیں۔ مثلاً دنیا کے اسلام کے مشہور مفسر قرآن حضرت
امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۷۲۰ کوع ۱۳۱ آیت کریمہ آم آیت
اِنَّ اَنْطَلَبَ الْاَلْفَافِ الخ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

اَلْعَبْدُ اِذَا اَوَّلَبَ عَلَى الْمَلَكَاةِ
يَكُنَّ الْمَلَكَاةُ اَنْزَالِي يَقُولُ اِنَّهُ كَذِبٌ
لَهُ سَمْعًا اَوْ بَصَرًا فَاِذَا اَصْدَرَ نَوَاسِرَ
جَلَالَ اَللّٰهُ سَمْعًا فَتَسْمَعُ الْقُرْبَابُ
وَالْبُحَيْرَةُ فَاِذَا اَصْدَرَ ذَلِكِ الْكَلِمَةَ
بَعَثَ اِلَيْهِ مَرَاغِي الْقُرْبَابِ وَالْبُحَيْرَةِ
فَاِذَا اَصْدَرَ ذَلِكِ الْكَلِمَةَ يَدُ اَمْرٍ
فَتَنْتَلِي الْقُرْبَابُ فِي السَّمَاءِ وَالْبُحَيْرَةُ
وَالْقُرْبَابُ وَالْبُحَيْرَةُ

کی چیزوں میں تصرف کرنے پر تیار ہو جاتا
(تفسیر کبیرہ ص ۵۸۸)

اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
اِنَّ اَللّٰہَ یَقُولُ لَمَّا تَوَسَّلَ بِاَمْرٍ
یَعْنِ اَنْ یُّدْعٰہُ بِرَبِّہٖ اَوْ اَمْرٍ
یَعْنِ اَنْ یُّدْعٰہُ بِرَبِّہٖ اَوْ اَمْرٍ

وہ بتاری شریف طبرہ ۹۳ ص ۹۳ میں مشہور حدیث احمدی اِذَا اَحْبَبْتُمْہُ کَذَبَتْ لَفْظُہُ اِیَّہُ
فَیَتَمَتَّحُ بِہِ الخ کی جانب اشارہ ہے۔

آپ کے باپ ہیں (تفسیر لغاریہ)

اور حضرت علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت
امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اِنَّ اَللّٰہَ یَقُولُ لَمَّا تَوَسَّلَ بِاَمْرٍ
یَعْنِ اَنْ یُّدْعٰہُ بِرَبِّہٖ اَوْ اَمْرٍ
یَعْنِ اَنْ یُّدْعٰہُ بِرَبِّہٖ اَوْ اَمْرٍ

یہی آیت کی میرے لئے ذریعہ نجات ہیں اور وہ اللہ کی بارگاہ میں میرے لئے وسیلہ ہے۔ میں امیر کھنہ
جو کہ ان کے طفیل کل اقامت کے دن اسی ذریعہ ان اعمال میرے واسطے تاجر ہیں۔ بے گناہ۔

(مسماقی ترجمہ حاشیہ)
امام رازی کی تفسیر میں تو یہ سب کے نیکیوں پر ہمیشگی کرنے سے
کے جلال کا نور سب کے کا کان آ نکھ اور بانہ ہو جاتا ہے تو وہ ہمیشگی نبین کے
دور کی آواز کو سنتا ہے، دور کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور عالم میں تصرف کرنے
پر قادر ہو جاتا ہے۔ اور حضرت امام اعظم و حضرت امام شافعی کے اشعار سے ملتا
کا ہمارا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ باتیں غیر تقلید کے یہاں شرک ہیں اس
لئے انھوں نے یہ دوسرا اصول بنایا کہ ہم کسی مفسر اور کسی مجتہد کی کوئی بات
ہرگز نہیں سنیں گے۔

نواب وحید الزماں جو خود بھی غیر مقلد ہیں وہ اس طرح کی آزادی پر اپنے
بہائیوں کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں ائمہ
کہتے ہیں انھوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی پروا نہیں کرتے
مذہب صالحین اور صحابہ و تابعین کی۔ قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی
من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر لکھی ہے اس کو بھی نہیں سنتے
(حیات وحید الزماں ص ۱۰۲ حوالہ شیعہ کے گھر ص ۱۰۲)

مذہب صالحین اور صحابہ و تابعین کی پروا نہ کرنے اور جو تفسیر کہ حدیث

شریف میں آپ کی ہے اس کے بھی نہ سننے ہی کا نتیجہ ہے کہ غریب علماءوں کے
شہرہ و مناظر کو ملوی شمار، اللہ امر کسی نے جو قرآن مجید کی من و مانی تفسیر لکھی
ہے غیر علماءوں نے بھی اس کی نسبت مخالفت کی ہے چنانچہ اس مذہب
کے ماننے ہوتے عالم کو ملوی عبد اللہ غزنوی کے شاگرد کو ملوی عبد الحق غزنوی
اس تفسیر کے بارے میں یوں تحریر کرتے ہیں: "الفاظ غلط، معانی غلط، اسناد
غلط، بلکہ تحریف میں یہودیوں کی بھی کچھ نہ (الاربعین ص ۳۳)۔ یہودی
مشیخے سے گھر (ص ۱۲۲)

تیسرا اصول

تیسرا اصول غیر مقلدین کا تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان مسئلہ اختیار کیا جائے۔ اور اگر اس کے خلاف کوئی حاکمیت پیش کرے تو اسے منہ بند کر دیا جائے۔ اس لئے کہ انسان کی خاموشی بہت کم ہے۔ وہ آسانی کو پسند کرتا ہے۔ جو توفیق آسانی، ہالکی اور جلی سب ہمارے مذہب کی آسانی ہیں۔ اگرچہ اپنا نام مذہب پیچہ پڑیں گے اور غیر مقلد ہو کر جہاں دنیا مذہب قبول کر لیں گے۔

تراویح

تراویح غیر مقلدوں کی آٹھ رکعت تراویح کا مسئلہ ہی اسی اصول کے تحت ہے کہ مسلمان دن بھر روزہ رکھنے کے ساتھ کاروبار کی مشغولیت کے سبب ٹھک جاتے ہیں اور کھانے کے بعد چاہتے ہیں کہ جلد آرام کریں۔ تو انھوں نے بیس رکعت تراویح کی بجائے آٹھ رکعت کر دی تاکہ مسلمان باوجود رکعت کی کچھ بٹپا کر غیر مقلد ہو جائیں اور ہمارا مذاہب قبول کر لیں۔ حالانکہ صحابی رسول حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مدینہ شریف میں مروی ہے انھوں نے فرمایا۔

لَمَّا أَتَوْا قَوْمَ ثَمُودَ وَعَنْ أَسْمَارٍ
جَمْعًا كَرِهُوا عَزْرَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ آدَمَ

یجش وین من کف و النین رواد
عنه زما وین یس رکب (نرا وین) اور
و نر یحکم (نرا وین)

اس حدیث شریف کے بارے میں مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۱۷۵
پس ہے۔

قَالَ الْغَدَوِيُّ فِي الْخُلَاصَةِ الْمَشْهُورَةِ
 إِمَامٌ نُوَوِي شَافِعِيٌّ فِي غَدَاةٍ مِنْ قُرَايَةِ دَسْ
 رُوَايَةٍ كَمَا سَنَرُ سَمِيعٌ -

اور حضرت بکر بن وائل اور مان رومی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایا
سے انھیں نے فرمایا۔

كان الذي يصدقون في سائرهم	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں
عمر بن الخطاب في اممنا	جس میں ایک مرتبہ قرآن مجید (قرآن مجید) میں آیت لکھی
عنه وعمر بن الخطاب في اممنا	البر بن ركبته وقرآن مجید (قرآن مجید) میں آیت لکھی

اور حضرت امام محمد بن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا ابْنِ الْأَصْحَابِ
الْبَيْتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ
عَشْرِينَ مَرَّةً وَهُوَ قَوْلُ سَلَامَانَ
النُّومِيَّ قَالِ بْنِ لَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هَذَا آدَارُكُمْ
بِمَلِكَيْنِ مَكَّةَ يَصُومُونَ عَشْرِينَ
مَرَّةً ۝

اور نمونہ القاری شرح بخاری جلد ۱۲ - سیما ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْبَزْءُ هُوَ قُرْبَانٍ
 حُجَّةٌ مِّنَ الْعَمَلِ وَكَوْنُهُ قُرْبَانٍ
 اَلْكُفْرُ فِيْكُمْ وَكَانَتْ اَوَّلُهَا اَلْكُفْرُ
 اَلْفَقْدَانُ وَهُوَ الصَّبْرُ عَنِ اَبْرَئِيْلَ
 كَعَبْدٍ مِّنْ اَعْبَادِ اِيْلَافٍ وَتَوَكَّلَ
 الصَّحَابَةُ -

اور مولانا عبدالحی صاحب فرنگی علی المدۃ الرعیایہ جاشید شرح وقایہ
 جلد اول صفحہ ۱۷ پر لکھتے ہیں -

ثَبَّتَ اِهْلُ بَايْتِ الصَّحَابَةِ عَلَى عَشْرِيْنَ
 فِيْ عَهْدِهِ لِحُجَّتِهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ قَتِيْنٌ
 بَعْدَ هُمَا لَخْرَجَهُمَا لِيْلَتَا اَبُوْثٍ
 سَعْدِيٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ بُوْهُمُ -
 سعد اور امام شیعہ وغیرہم نے تحریر کی ہے -

لیکن غیر مقلدین کے نزدیک بیس رکعت تراویح کی حد نہیں غلط
 اس مضمون کی حدیثیں تخریج کرنے والے امام مالک ابن سعد اور امام بیہقی
 غلط صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پڑھنا غلط ہرگز ہے امام احمد بن حنبلہ
 سفیان ثوری اور حضرت ابن مبارک اور حضرت امام شافعی کا تراویح کو بیس
 رکعت قرار دینا غلط و جہور علماء کا قول غلط اور مکہ شریف والوں کا بیس رکعت
 پڑھنا یہ بھی غلط یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کے ماننے کا
 یہ دم بھرتے ہیں انھوں نے جو اپنی کتاب حجتہ اللہ علیہ جلد دوم صفحہ ۱۷ پر
 لکھا کہ عَنِ اَبِيْ عِيْشَةَ رَضِيَ عَنْهَا (بیس تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے)

وہ بھی غلط - اس لئے کہ تراویح کے مسئلہ میں اگر وہ شاہ ولی اللہ کی تحقیق مان لیں
 تو بیس رکعت پڑھنے میں نفس کو تکلیف ہوگی - اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے
 کہ مقلدین کو غیر مقلد واپانی بنانے کا بہت بڑا ذریعہ ہاتھ سے جانا رہے گا ہے
 اور اسی بنیاد پر کہ لوگ غیر مقلد ہو جائیں ان کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ تجارت
 کے مال اور چاندی سونا کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے!

قربانی

غیر مقلدوں کے نزدیک چاروں قربانی جائز ہونے کی بنیاد بھی
 اسی تیسرے اصول پر ہے تاکہ سہولت و آسانی اور جو سکتے ہوں
 بھی گوشت کی قربانی دیکھ کر لوگ ہمارا مذاہب قبول کر لیں - حالانکہ حضرت
 عمر حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث شریف
 مروی ہے - انھوں نے فرمایا -

اَيُّاَيُّكُمْ اَلْحَقُّ شَكَرْتُ اَللَّهَ اَوْفَلْتُ اَلْاَوْفَلُ
 قربانی کے تین تین ہیں ان میں بہ افضل پہلا
 دن ہے (یہاں جلد دوم صفحہ ۱۷)

اور حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے -
 انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا -

اَلْاَوْفَلُ اَيُّهَا يَوْمَانِ يَجْعَلُ لِكُلِّ اَمْرٍ اَحْسَنَ
 عید منی کے بعد قربانی دن ہے (یہاں امام
 احمد مطبوعہ مدینہ و بیروت)

مسلمانوں نے ان حدیثوں کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا اس طرح ہمیشہ
 سے وہ تین ہی دن قربانی کرتے چلے آئے یہاں تک کہ مکہ شریف میں بھی
 تین ہی دن قربانی ہوتی ہے لیکن غیر مقلدوں کے نزدیک یہ حدیثیں غلط
 ساری دنیا کے مسلمانوں کا تین ہی دن قربانی یا جائز سمجھنا غلط بلکہ مکہ شریف

اور دیگر غیر مقلدوں کے مشواہد میں تین دن قربانی کی تصدیق پر درالہ و ملازم ۱۰۲

کی بنیادی اسی میسرے اصول پر ہے کہ عام طور سے لوگ تین طلاق دے سکتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے تو حقیقی اور شافی وغیرہ سب لوگ کہتے ہیں کہ حلال کرنا پڑے گا جس میں دوسرے شوہر کا کہہ سے کہ ایک بار ہمبستری کرنا ضروری ہے۔ تو اس سے لوگوں کو طری غیرت معلوم ہوتی ہے لہذا ہم لوگ یہ صورت اختیار کریں کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلال سے بچنے کے لئے ہماری طرف آجائیں اور چار اہل مذاہب قبول کر کے غیر منقولہ و باقی ہو جائیں۔

وامنع رجبہ کہ اگر ابھی صرف نکاح ہوا اور ہمبستری نہیں ہوئی کہ شوہر نے ایک دم تین طلاقیں کہی ہوئی ہو اس طرح وہیں کر تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ تو اس صورت میں سب کے نزدیک صرف ایک ہی طلاق پڑے گی۔ اس لئے کہ جب شوہر نے پہلے بار کہا تجھے طلاق ہے تو عورت اسی وقت فوراً اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اور چونکہ ایسی عورت کے لئے عادت میں اس لئے دوسری اور تیسری بار کہنے سے اس پر طلاق نہیں پڑے گی کہ طلاق کے لئے عورت کا نکاح یا عدت میں ہونا ضروری ہے۔ البتہ اگر ایسی عورت کے متعلق یوں کہا کہ اسے تین طلاق۔ تو اس صورت میں اس پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔

اور اگر نکاح کے بعد عیوی سے ہمبستری کر چکا ہے تو پھر چاہے اس سے یوں کہا کہ تجھے تین طلاق۔ یا اس طرح کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ دو نوں صورتوں میں اس پر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اس لئے کہ جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور وہ تین طلاق دے رہا ہے تو تینوں پڑ جائیں گی۔ چاہے ایک مجلس میں تین

طلاق دے چاہے کئی مجلسوں میں۔ جیسے کسی شخص کو تین دوکانوں کے بیچنے کا حق حاصل ہوا اور وہ تینوں کو بیچ دے تو تینوں بک جائیں گی۔ چاہے وہ تینوں دوکانیں ایک ہی مجلس میں بیچے چاہے کئی مجلسوں میں۔ لیکن بیچ ڈالے وہ تینوں دوکانیں اور بکے صرف ایک۔ اسے کوئی عقلمند نہیں تسلیم کر سکتا۔ اسی طرح ہے جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے اور وہ تینوں طلاقیں دے ڈالے مگر پہلے صرف ایک۔ اسے بھی کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کے پڑ جانے پر ہمبستری کرنا ناجائز عظام اور چاروں ائمہ اسلام حضرت امام عظیم ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کا اتفاق ہے۔

عارف یا شہ حضرت علامہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ علیہ السلام نے فرماتے ہیں۔

أَلْعَلَّ قَابَ ثَبَتَ كَلَامًا فَلَا تَحِلُّ الْفَرْجَ كَمَا
مُسَوِّدَةً وَأَمَّا بَابُ فَلَا تَحِلُّ الْفَرْجَ كَمَا
إِذَا قَالَ لَهَا أَنْتَ طَائِفٌ لَكَ ثَلَاثُ
أَلْبَسَتْ وَهَذَا هُوَ الْمُتَعَمِّدُ عَلَى
وَأَمَّا الْقَوْلُ بِأَنَّ الطَّلَاقَ الْإِلْثَامُ
فِي مَنَاقِبِهِ لَا يَنْفَعُ إِلَّا طَلَقًا
فَلَمْ يَكُنْ وَالْإِلْثَامُ يَتِمُّ بِمَعْنَى
الْعَلَّامَةِ وَقَدْ نَسَبَ لَهَا
مَنْ كَتَبَ حَقَّ قَالِ الْعَلَّامَةُ رَدًّا

مطلب ہے کہ اگر عورت کو ایک دم تین طلاق دے
الک ایک۔ جزیرت میں عورت عزم ہو جائے
جب تک کہ وہ طلاق کرے۔ چاہے کہ عیوی سے
جب کہا تجھے تین طلاق ہے۔ یا طلاق ہے۔ اسی پر
عالم کا اتفاق ہے۔ اور یہ بیان ایک دم کہنا
طلاق میں ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ تو صرف
ابن عباس کا قول ہے جو اپنے کوئی بات تھا۔ اس کے
خبر کے ماہوں نے اس کا رد کیا بیان کہ عالم
نے فرمایا کہ ابن عباس کی روایت درست ہے۔

بارے میں فرمایا کہ حضرت ابن عباس نے ان کو تین مرتبہ اور کھانا نہیں ایک
طلاق نہیں ٹھہرایا (ابوداؤد شریف ص ۲۹۹)

اور حضرت نافع بن عجمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت
ہے انھوں نے فرمایا کہ

إِنَّكَ تَكُونُ عَبْدٌ لِرَبِّكَ خَلَقَ
إِنَّ أَمْرَهُ سَهْلٌ مِمَّا أَلْبَسَكَ فَخَابَرَهُ
الْحَقُّ حَقُّكَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذَلِكَ وَقَالَ قَالَتْ مَا أَسْرَدْتُ
إِلَّا وَاحِدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاللَّهِ مَا أَسْرَدْتُ إِلَّا وَاحِدًا
فَقَالَ مَا كَأَسْرَدْتُ وَاللَّهِ مَا أَسْرَدْتُ
إِلَّا وَاحِدًا فَسَرَدْتُهَا إِلَيْكُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیرے داماد کا زمین عبد بنید ہے اپنی بیوی سے
کو بطلاق دی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اس کے بارے میں عرض کیا اور کہا تم لوگ
میں نے سنا ہے ایک طلاق کی نیت کی ہے۔ تو رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا کہ ایک
طلاق کی نیت کی ہے۔ ورنہ نہ عزم نہ نیت کی
قسم ہے کہ ایک ہی طلاق کی نیت کی ہے۔ تو رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر اس حدیث
کو حضرت رکانہ کی طرف لوٹا دیا۔ (ابوداؤد شریف
ص ۲۹۹)

اس حدیث شریف سے حکم کھلا ظاہر ہوا کہ اگر حضرت رکانہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ یہ کہتے کہ میں نے تین طلاقیں کی نیت کی ہے تو حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم تینوں طلاقیں کا حکم فرماتے۔ ورنہ ایک طلاق کی نیت پر قسم لینے کا
کوئی معنی نہیں ہوگا۔

اور حضرت عامر بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں
نے فرمایا

قُلْتُ لِعَامِرَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَاتِلَتْنِي

عَنْ طَلَقَ قَالَتْ قَالَتْ خَلَقْتُ رَوْحِي
فَلَا كُفَا وَهُوَ خَيْرٌ لِي أَلَيْسَ
فَلَا كُفَا سَأَذِلَّةٌ مِنْ سَوْدٍ أَلَمْ تَصْلُ
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ میں طلاق کا واقعہ ہے یہاں کہیں تو رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب
طلاقیں دی تھیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے تینوں کو برقرار رکھا اور انہیں باطل کر دیا

اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوا کہ ایک دم تین طلاقیں دینے سے
سب بچ جاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت قاطمہ
بنت قیس کے لئے تینوں طلاقیں ثابت نہ فرماتے۔

اور حضرت سیبہ بنت جبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں
نے فرمایا۔

إِنَّكَ تَرَى حُلَّ جَاؤُنِي أَتَيْتُ عَجَابًا وَ
قَالَ طَلَّقْتُ أَمْسَ لِي الْفَاقُ فَقَالَ
فَأَخَذَنِي لَكَ كَذَا وَكَذَا وَفَسَّحَ لِي
وَسَبَّحَهُ وَتَسَبَّحْتَنِي

ایک شخص حضرت سیبہ بنت جبرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنے بھائی
کو تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے
اور تو سوستا تو چھوڑ دو (سنن ابی یوسف ج ۱ ص ۲۳۳)

اس حدیث شریف سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
یہ فتویٰ واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر کوئی ایک دم تین طلاقیں سے زیادہ دے
تو تین طلاقیں کبھی بچ جائیں گی اور باقی کو بوجہ تیسری۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔
انھیں نے کہا۔

قَالَ عَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ لِي
قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَوْ أَنَّ ابْنَ الْقَاسِمِ

حضرت عمرو بن القاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ابھی
سبب تک اب میں سے کوئی کلمہ نہ کہہ رہا ہے کہ بہتر

فما عتق في فيه الاجماع قوله ان
طلاق الحائض لا يفتح وكذا الطلاق
في طهر جامع فيه وان الصلوة
اذا تركت عمد الا يحوط نقصانها
وان العائض يباح لها الطواف
بالحبث ولا كفارة عليها. وان
املاط الثلاث يرد الى واحد
وان المأثبات لا تلغس بموت
حيوان فيها كالفارس وان الجانب
يصل قطوعه بالليل ولا يؤخر
الى ان يقتل قبل الفجر وان
كان بالليل وان مخالف الجماع
لا يكفر ولا يفسق وان سبنا محل
الحوادث. وقوله بالمجسمة
الجهة ولا تنفال وان بقدر
العش لا اصغر ولا اكبر وقال
ان النمارت في وان الاتبياع غير
معصومين وان رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم لا
جأله ولا يتوسل به وان
انشاء السفر اليه بسبب الزيادة

عليه لا تقصر الصلوة فيه و
خبر ذلك يوم الحاجة ماسة
لخافته احاطة تلخيصا.
اور تحریر فرماتے ہیں۔

تعمية خذله واصله واعماله
وفاؤه. وبذلك صرح
أما الذين يبتغوا فساد الحوا
بأخواله ومن اساد ذلك
بمطالعة كلام الامام
فتجد المتعلق على امامته
لاكتنه وبلغ من قوة الاجتهاد
حسن السبكي وولد التاج

شيخ الامام العزيم جماعة
في عصرهم وغيرهم ومن
فعيلة والمالكية والحنفية.
وقصر اعترافه على متاخر
وفية بل اعترافه على مثل
ربوب الخطاب وعلی بن
طالب رضي الله تعالى
فقد توافقت مؤلفي في منتهى كرهه وراس

ان سيدنا ايضاً شخص چه كرهه تعالى له اسے
نامور کیا اور مکرر فرمایا اور اس کی جہاد نہ تھا
کوسلب فرمایا اور اس کو اس کے لئے نہیں
فرمایا اور ان کو اس کے لئے نہیں
بہت چھوٹے اس کے احوال کے فساد اور اس کے
اقوال کے جھوٹ پکچھوٹ ہے۔
جو شخص اس کو کافضل علم حاصل کیا ہے
اسے لازم ہے کہ وہ امام کے کلام کا مطالعہ کرے
جن کی امامت و ولایت پر سب ملے کہ امام کا اقتدار
ہے۔ اور جو مرتبہ اختیار پر فائز نہیں ہیں صرف
ایسا کہ جن کو امت اسلامی علیہ اور حضرت کمال
سب کے کفر ہے۔ اور حضرت شیخ احمد بن محمد
اور ان کے پیروں نے اس کی اور شیخ امام کی کفر
کو ثابت کیا۔ اور ان کی تہذیب کے لئے

عنہما۔ والی حاصل ان لایق مقام
لکلامہ و مراد بل یروی فی کل
وعرو حزن و یعتقد فیہ اندہ
مبتدع ضلال و مضل جاہل
غال۔ عاملہ اللہ بعد لہ
واجاب نام من مثل طریقہ
وعقیدتہ و فعلہ اُمیون۔

حد سے بڑھ کر کسی اور کو نہیں حضرت عمرؓ نے
امیر المومنین حضرت علیؓ کی طرف سے ایک خط آیا
میں یہی خط تھا کہ میں نے اپنے اس بھائی کو
نہیں بلکہ وہ اس قابل ہے کہ اگر وہوں کو
میں میں ایک ہی نام رکھا جائے کہ وہ بد مذہب اگر
لوگوں کو کرنے والا جاہل اور حد سے بڑھ کر
سے حد سے تعالیٰ اس سے انتقام لے
لوگوں کو اس کی راہ اور اس کے عقیدے سے

پناہ میں رکھے۔ امین دینا ہی حد سے بڑھ کر
اور انھوں نے مدی جہری کے عظیم اندلسی سورج ابو عبد اللہ بن ابی
اپنے سفر نامہ میں ابن تیمیہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔
حکایۃ الفقیہ دمی اللوثة۔ ایک جہولی عالم کا بیان
پھر لکھتے ہیں۔

یہ کہنے کی العنون الا ان فی عقلہ
نشیء اور مزاج میں بطور قطع داریت مشہور
و طبع غیر یہ مشہور

دار میں خرابی اور فتور جی کی وجہ سے جب ابن تیمیہ نے بہت سے
مسائل میں اجماع امت کی مخالفت کی یہاں تک حضرت عمر فاروقؓ کے
اللہ تعالیٰ عہد اور حضرت علیؓ کو رحم اللہ و میر کو بھی اعتراض کا نشانہ بناؤ الا ان

و جماعت حنفی رشاہتی و مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علمائے اس کا رد کیا اور اسے
گمراہ و گمراہ گردانا دیا لیکن غیر مقلدین کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور گنج پائی
جاتی ہے۔ انھوں نے دماغی غلط رکھنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کر لی اور
اسے اپنا کام و پیشوا بنالیا۔

۱۔ عاصی کے خدائے عز و جل ابن تیمیہ اور اس کی پیروی کرنے والے
غیر مقلدین کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھئے۔ آمین بھرمۃ اللہ
الکریم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوٰت و اکمل التسلیم

تیمیر مقلدوں کے کچھ پوشیدہ راز عہ

۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک امام چندر اور چمن اور گرشن نبی ہیں جو مقلدوں
میں مشہور ہیں۔ اسی طرح فارسیوں میں لڑائی اور چین و پان والوں
میں نفیسوس۔ اور بدھ و سقراط اور فیثا خود س یونانیوں میں۔ مولوی
وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے۔ یہ
انبیاء صلوات علیہم۔ (ہدایۃ المہدی ص ۸۵)

۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک کافر کا فخر نہ ہے کہ وہ ایمان اور طلال ہے۔ اس کا کہنا
جائز ہے۔ وکیل الطالب ص ۲۴۱ مولفہ کو اب صدیقی حسن خاں غیر مقلد و عرف
الہادی ص ۲۲۲ مولفہ نور الحسن خاں غیر مقلد

۳۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ مرد ایک وقت میں بتی عورتوں سے چاہے
عہ اس اب کہ مراد سے علمائے دوالہ و لاعلم دیوبند کے مدد فی ہدی میں شہا بہا بجا
کی تصنیف قطع الموتین سے بیحد نقل کئے گئے ہیں ص ۱۲

نکاح کر سکتا ہے۔ اس کی حد تک یہ کہ باری ہو (ظفر اللامعی ص ۱۴۱ و ص ۱۴۲) نواب صاحب غیر مقلدین (عرف النجادی ص ۱۵۵)

۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک غسل کے وہ تمام جانور طلال میں جن میں خون نہیں (بدورالابلہ ص ۲۳۲) مؤلف نواب صاحب مذکور

۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو جانور مریگا اور میتہ ہے وہ ناپاک نہیں (دلیل الطالب ص ۲۲۴)

۶۔ نواب صاحب غیر مقلد فرماتے ہیں کہ سور کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال کرنا صحیح اور قابل اعتبار نہیں۔ بلکہ اس کے پاک نہ ہونے پر دال ہے۔ (بدورالابلہ ص ۱۹۱)

۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک سوا کے حینس و نفاس کے خون کے باقی تمام جانوروں اور انسانوں کا خون پاک ہے (دلیل الطالب ص ۲۳۲ و بدورالابلہ ص ۱۸۰)

عرف النجادی ص ۱۵۵

۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک مالہ تجارت میں زکوٰۃ نہیں ہے (بدورالابلہ ص ۱۸۰ و دلیل الطالب و مسک الختام شرح بلوغ المرام و شرح رسالہ شوکانی)

۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک چھ چیزوں کے سوا باقی تمام اشیاء میں سور لینا جائز ہے (دلیل الطالب، عرف النجادی، النبیان، المرموس، بدورالابلہ وغیرہ)

۱۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک ناپاک آدمی کو بغیر غسل کے قربان شریف کو بھیجا اٹھانا مکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ (دلیل الطالب ص ۲۵۲، عرف النجادی، النبیان، المرموس)

۱۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے زیوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں (بدورالابلہ ص ۱۸۰)

۱۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک شراب ناپاک و خمس نہیں ہے بلکہ پاک ہے (بدورالابلہ ص ۱۸۰، دلیل الطالب ص ۱۸۰، عرف النجادی ص ۲۳۵)

۱۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک سونے چاندی کے زیور میں سو نہیں جوتا جس طرح پاس ہے پیچے خریدے کی زیادتی ہر طرح جائز ہے (دلیل الطالب ص ۲۳۵)

۱۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک منی پاک ہے۔ (بدورالابلہ ص ۱۸۰ و دیگر کتب بالا)

۱۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک نروال ہونے سے پہلے جس کی نماز پڑھنا جائز ہے (بدورالابلہ ص ۱۸۰)

۱۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک بواں مردوں اور ناکوں کو چاندی کا زیور پہننا جائز ہے (بدورالابلہ ص ۲۵۲، دلیل الطالب ص ۲۳۲ و ص ۲۳۵)

۱۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر کوئی قصداً نماز چھوڑے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں۔ اور نہ اس نماز کا قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (دلیل الطالب ص ۲۵۵)

۱۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک تمام جانوروں کو شیش پاک ہے (بدورالابلہ ص ۱۸۰)

۱۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک درہ کے تمام جانور زندہ ہوں یا مردہ سب طلال ہیں مگر گھاتی (بدورالابلہ ص ۱۸۰، عرف النجادی ص ۲۳۵)

۲۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے برتن استعمال کرنا جائز ہے (بدورالابلہ ص ۱۸۰)

۲۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے وہ شخص اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی زنا سے پیدا ہوئی ہو عرف النجادی ص ۱۸۰

۲۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک مشیت زنی کرنی، یا اور کسی چیز سے نئی خارج کرنا اس شخص کے لئے مباح ہے جس کے بیوی نہ ہو۔ اور اگر گناہ میں مبتلا ہو کا خوف ہو تو واجب دستبند ہوتا ہے (عرف الجہادی ص ۱۱۴)

۲۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں (بدوا لا بل ص ۱۲۴)

۲۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں (عرف الجہادی ص ۱۲۵)

۲۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک نجاست گرنے سے کوئی پانی ناپاک نہیں ہوتا پانی تھوڑا ہو یا بہت۔ نجاست پافانہ و پیشاب ہو یا اور کوئی جو۔ بال رنگ و بونہرہ ظاہر ہو تو ناپاک ہو جائے گا۔ (عرف الجہادی ص ۱۲۶)

۲۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر نمازی ناپاک بدن سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی، اور وہ گنہگار ہے۔ (بدوا لا بل ص ۱۲۷)

۲۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا (دستور التقی ص ۱۲۸)

۲۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک سر نہ لانا خلاف سنت اور خارجیوں کی علامت ہے۔ (البنیان المصنوع ص ۱۲۹)

۲۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر تابدعت ہے۔ (البنیان المصنوع ص ۱۳۰)

۳۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک عورت کی نماز بستر تمام ہونے کے بعد پڑھنے سے صحیح ہے، دوسری بوقتوں کے ساتھ جو پڑھنے والے کے ساتھ ہو دوسرے نماز کے ساتھ جو عرف ہر طرح صحیح ہے نہ وہ سے زیادہ سرگرمی کے (بدوا لا بل ص ۱۳۱)

۳۱۔ غیر مقلدوں کے نزدیک نمازی کے کپڑوں کے واسطے پاک ہونا شرط نہیں، اگر کسی نے ناپاک کپڑوں میں بغیر کسی قدر کے وضو نماز پڑھ لی تو اس نماز صحیح ہو جاتی ہے (دلیل الطالب ص ۲۹۷) عرف الجہادی مسئلہ بدوا لا بل ص ۱۳۲

۳۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک ٹخنوں سے تھپا جا کر پینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (دستور التقی ص ۱۳۳)

۳۳۔ رمضان میں روزہ کی حالت میں کسی نے قہر، اکھا پی لیا تو غیر مقلدوں کے نزدیک اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے (دستور التقی ص ۱۳۴)

۳۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک پردہ کی آیت خاص الزوارح مطہرات کے لئے میں وارد ہوئی ہے۔ امت کی عورتوں کے واسطے نہیں ہے۔ (البنیان المصنوع ص ۱۳۵)

۳۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک سیاہی (نارائشیت) کھانا جائز ہے نہ سنت کی حثیت ثابت نہیں (بدوا لا بل ص ۱۳۶) عرف الجہادی ص ۱۳۷

۳۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک جانور کے ذبح کرنے وقت بسم اللہ نہیں پڑھنا تے وقت بسم اللہ پڑھ لے۔ اس کا کھانا جائز ہے (عرف الجہادی ص ۱۳۸)

۳۷۔ نابالغ لڑکا اگر بالغین کی امامت کرے تو اس کی امامت صحیح ہے۔ (عرف الجہادی ص ۱۳۹)

۳۸۔ مولوی وحید الزماں غیر مقلد سمجھتے ہیں جو شخص نکاح یا خوشی کی رسموں کی حاجت سمجھے اس کو فاسق کہنا ظلم اور شرارت و تعصب ہے (امرار اللہ ص ۱۴۰)

۳۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک مالیت میں عورت پر مطلق نہیں پڑتی (دستور التقی ص ۱۴۱)

۳۰۔ شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے تین سو سے زیادہ مسائل میں غلطی کی ہے (فتاویٰ حدیثیہ ص ۸)

۳۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک فہرہ نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذان دینا چاہئے (اسرار اللہ ص ۱۹۹)

۳۲۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ اگر رنڈی نے زنا سے مال کھایا اور اس کے اس نے توبہ کر لی تو وہ مال اس کے اور تمام مسلمانوں کے لئے حلال اور پاک ہو جاتا ہے (دیکھو فتاویٰ مولوی عبداللہ بخاری پور۔ مورخہ ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۲۲)۔

۳۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک خطبہ میں غلطی کا ذکر کرنا بدعت ہے۔ (ہدایۃ الہدی ص ۱۱۸)

۳۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک تعدد جائز ہے (ہدایۃ الہدی ص ۱۱۸)

۳۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو شخص عورتوں اور لونڈیوں سے لواطت کرے یعنی پیچھے کے مقام میں ہمبستری کرے اس کو متع نہیں کرنا چاہئے کیا مسئلہ مختلف فیہ ہے (ہدایۃ الہدی ص ۱۱۸)

۳۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک گلے اور ملا میر سے لوگوں کو متع نہیں کرنا چاہئے (ہدایۃ الہدی ص ۱۱۸)

۳۷۔ غیر مقلدین کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال حجت ہیں (ہدایۃ الہدی ص ۱۱۸)

غیر مقلدوں کے چالیس قریب

کتاب حقیقۃ الفقہ تصنیف غیر مقلد مولوی یوسف جے پوری جو دوسرے غیر مقلد مولوی واڈو کی تصنیف اور اصناف کے بعد ادا رہ دعوت الاسلام سوشل پورہ بمبئی سے شائع ہوئی ہے۔ وہ حنفیوں کو ان کے مذہب سے نفرت دلانے اور انھیں غیر مقلد باپ بنانے کے لئے شروع ہے آخر تک پوری کتاب فریب سے بھری ہوئی ہے۔ ہم اس مقام پر اس کتاب کے صرف چالیس قریب نقل کرتے ہیں۔ (۱) حقیقۃ الفقہ ص ۳۹ پر حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور کتاب غایت الطالبین کے حوالہ سے حنفیہ کو گمراہ فرقوں میں سے شمار کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان غیر مقلدوں کے اس فریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ صریح غلط اور افتراء برافتر ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا اٹکھا ہے ^{الطالبین} غایت میں کہ یہاں صریح لفظ یہ ہیں کہ ہم بعض اصحاب ابن حنیفہ وہ بعض حنفی ہیں۔ اس سے نہ حنفیہ پر الزام آسکتا ہے نہ معا والی اللہ حنفیت پر نہ آخر یہ تو قطعاً معلوم ہے اور سب جانتے ہیں کہ حنفیہ میں بعض معتزلی تھے۔ جیسے زحمتی صاحب کشفات و عبدالحیاء صاحب مظاہر صاحب مغرب و زلہدنی صاحب قبلیہ و عادی و مجتبیٰ پھر اس سے حنفیت و حنفیہ پر کیا الزام آیا؟ بعض شافعیہ زیدی راہی

ہیں۔ اس سے شافعیہ و شافعیہ پر کیا الزام آیا ہے۔ نجد کے
دوبائی سب جنلی ہیں۔ پھر اس سے حنفیہ و حنفیہ پر کیا الزام آیا ہے۔
جائے دورافقی، خارجی، معتزلی، دوبائی سب اسلام ہی میں نکلے اور اسلام
کے مدعی ہوتے ہیں معاذ اللہ۔ اس سے اسلام و مسلمین پر کیا الزام آیا
(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۸ ص ۲۸)

خلاصہ یہ کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف
بعض حنفیوں کو گمراہ فرمایا ہے جو فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کرتے تھے اور غلط عقیدہ رکھتے
تھے۔ جیسے کہ آج کل دیوبندی اور مودودی وغیرہ فروعی مسائل
میں حضرت امام اعظم کی پیروی کرتے ہیں سبب حقیقی کہلاتے ہیں اور
غلط عقیدہ رکھنے کی وجہ سے گمراہ و مذہب ہیں۔

(۲) اور ص ۱۹ پر عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ زندہ یا مردہ یا
یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا
کھلا وافر فریب ہے اس لئے کہ یہ مسئلہ فتاویٰ عالمگیری میں ہرگز
نہیں ہے۔

(۳) اور پھر اسی کتاب کے ص ۹۳ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ
بغیر جماع کے منی فرج میں داخل ہوگئی اور عورت حاملہ ہوگئی تو بای
وقت نسل لازم ہوگا۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا وافر فریب اور
جھوٹ ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔ لہذا لغت
الکلی علی الہدیٰ پر نہیں۔

(۴) اور ص ۱۹ پر در مختار کے حوالہ سے ہے کہ پیشاب حلال

جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی کتاب
ہے اس لئے کہ در مختار میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس میں یہ ہے
جلال جانوروں کا پیشاب نجاست ہے۔ دیکھئے جلد اول ص ۱۸۔
در جوہر میں نجاست ہے وہ نجاست ہرگز نہیں دور کر سکتی۔

(۵) اور ص ۱۹ پر فتاویٰ عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ یا خانیا
عید لگ کر خشک ہوگئی تو رکعتوں سے پاک ہے۔ عالمگیری
میں یہ مسئلہ صرف چٹوڑ کے سوزہ کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ اس کی اصل
بیارت یہ ہے الخفت اذا صابتہ النجاسة ان كانت حقیقۃ
کالعذرة والروت والمغنی بطہریا لاحت اذا بدست (جلد اول ص ۱۸)
ہذا غیر مقلدوں کا اسے مطلق لکھنا کہ ہر چیز میں پاوانا یا لید کے ٹوپی
حکم ہے یہ بھی ان کا فریب ہے۔

(۶) اور ص ۲ پر در مختار کے حوالہ سے ہے کہ سورنجس العین
میں یہ بھی غیر مقلدوں کا اقتراہ و بہتان اور حنفی مذہب سے
گوام کو بھڑکا کر غیر مقلدوں کو بانی بنانے کے لئے کھلا وافر فریب ہے۔ یہ
مسئلہ در مختار میں ہرگز نہیں ہے بلکہ فقہ حنفی کی ہر کتاب میں یہ ہے
سورنجس العین ہے فیکون لغتہ اللہ علی الکلیذین۔

(۷) اور ص ۲ پر نیشاہلی کے حوالہ سے ہے کہ سور کی کھال
بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا دواغ
فریب ہے اس لئے کہ نیشاہلی میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس
ص ۶ پر ہے کہ سور اور آدمی کے ملاوہ جیرہ کی کھال دباغت
سے پاک ہو جاتی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے کل احباب دفع فقد

طہر حجازت الصلاۃ بعد الاجلد الخنزیر والا لادی۔

(۸) اور ص ۲۵ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ سورہ بکس کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمم جائز ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔ جھوٹوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے صاحب ہدایہ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔

(۹) اور ص ۲۴ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ عمامہ پر مسح جائز ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلم کھلا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں اس طرح مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کے صحت پر یوں ہے کہ لا یجوز المسح علی العمامۃ یعنی عمامہ پر مسح جائز نہیں۔

(۱۰) اور ص ۲ پر درختہ کے حوالہ سے ہے کہ نماز جنازہ وغیرہ کے واسطے تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ پانی موجود ہو۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے۔ اس لئے کہ اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ پانی ہوتے ہوئے ہر صورت میں نماز جنازہ وغیرہ کے لئے تیمم جائز ہے۔ حالانکہ پانی ہونے سے پہلے نماز جنازہ وغیرہ کے واسطے صرف اس صورت میں تیمم جائز ہے جب کہ وضو یا غسل کرنے میں ان کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ جلد اول ص ۱۶ پر درختہ کی آل عبارت یہ ہے حجاز خوف فوت صلاۃ جنازۃ او فوت عبیدہ و شواخ امام احمد والشمس اذ تلخیصاً۔

(۱۱) اور ص ۲۳ پر درختہ کے ہدایہ و قدوری اور منیر المصلی کے حوالے سے ہے کہ بھائے اللہ اکبر اللہ اکبر یا اللہ اکبر کہنا جائز ہے۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو اس لئے کہ مذکورہ

چار کتابوں میں سے کسی میں یہ مسئلہ نہیں ہے۔ اور اللہ اکبر یا اللہ اللہ اکبر کہنا کیسے جائز ہو سکتا ہے جب کہ اکبر اکبر کی جمع ہے جس کا معنی ہے چھوٹا۔ (اور وہ یا تو جن کا نام ہے یا شیطان کا دیکھئے شامی جلد اول ص ۳۳۳ اور منیر المصلی ص ۲۱۱ میں ہے ان قال اللہ اکبر اما لا یصبر شمس اعدان قال فی خلائی الصلاۃ لتفصد صلاتہ لانہ اسم الشیطان۔ یعنی اگر ابتداء میں اللہ اکبر کہنا تو نماز شروع نہ ہوگی اور اگر درمیان میں اس طرح کہنا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ اکبر شیطان کا نام ہے۔ واضح ہو گیا کہ یہ بھی غیر مقلدوں کا اہتمام و الزام اور کھلا ہوا فریب ہے۔

(۱۲) اور ص ۲۲ پر عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ امام نزارت شریف کرے تو مقتدی سبحانک اللہ تعالیٰ نے۔ فتاویٰ عالمگیری میں یوں ہے کہ جب امام آہستہ آہستہ کرتا ہو تو مقتدی بنا پڑھے اور جب وہ بلند آواز سے قرار دے کرے تو نہ پڑھے (دیکھئے جلد اول ص ۸) لہذا یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے۔

(۱۳) اور ص ۱۲ پر درختہ اور ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ کہتے بنی کو بلائے یا گدھے کو بانگنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حنفی عمامہ کو پہنانے کے لئے یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹا اور فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ دونوں کتابوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے فتح مغلل لخصۃ اللہ علی الکلیہ ہیں۔

(۱۴) اور ص ۱۲ پر مالا مدینہ کے حوالہ سے ہے کہ لکھنے سے پہلے نظر کی اور اس کے معنی دریافت کئے تو نماز فاسد نہ ہوتی۔

فارسی زبان میں دریافت کا معنی ہے سمجھنا۔ مگر اردو میں اس کا معنی ہے پوچھنا۔ تو مالک دینہ جو فارسی میں ہے اس کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ کچھ لکھا ہوا دیکھا اور اس کا معنی سمجھ گیا تو نہ تو فاسد نہ ہوئی۔ خدا نے تعالیٰ ایسے مکاروں کے فریب سے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔ آمین۔

(۱۵) اور ص ۲۱۱ میں ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ نماز فجر میں قنوت پڑھا چاروں خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ سے ثابت ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے اس لئے کہ یہ ہدایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۱۶) اور پھر ص ۲۱۳ پر درختنا اور عالمگیری وغیرہ کے حوالے سے ہے کہ جس حد کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ شہر ہو جہاں حدود شرعی قائم ہوں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب ہے اس لئے کہ ہماری کتابوں میں یہ ہرگز نہیں ہے کہ ایسا شہر ہو جہاں حدود شرعی قائم ہوں بلکہ یہ ہے کہ شہر میں ایسا حاکم ہو جو حدود شرعی قائم کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔ درختنا جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے المجاہد کو کلی موضع لا امید وقاضی یقصد علی اقامة الحدود۔ اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے معنى اقامة الحدود والقدرة علیہا۔

(۱۷) اور ص ۲۱۲ میں شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ خطبہ ایک تسبیح (سبحان اللہ) کے برابر ہو۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہماری کسی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ خطبہ ایک تسبیح کے برابر ہو بلکہ یہ ہے کہ دو خطبے ہوں جن میں خدا کے تعالیٰ

کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہو، حضور پر رد ہوا کہ اسے کہ ان میں ایک آیت کی تلاوت ہو پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہو دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا ہو اور خلفائے راشدین وغیرہ کا ذکر ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

الذین شرح وقایہ میں یہ ہے کہ ایک تسبیح کی مقدار خطبہ شرط ہے۔ یعنی اگر کسی نے اتنا ہی خطبہ پڑھا تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی۔ (۱۸) پھر ص ۲۲۸ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ تیمم میں ایک ضرب کی احادیث صحیحین میں بطریق کثیر ہیں اور صحیح ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا انہام والزام اور واضح فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ اور شرح وقایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۱۹) پھر اسی ص ۲۳۰ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ تیمم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف ہیں اور یوقوف بھی۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ کتابوں میں یہ بات ہرگز نہیں ہے۔

(۲۰) اور ص ۲۳۹ میں ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ امام ابو حنیفہ کی ایک مثل کی روایت لائق ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے کیونکہ ہدایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۲۱) پھر اسی ص ۲۳۹ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ صحیح حدیث سے اذان کے کلمے دو دو بار الکریم کے ایک ایک بار ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیادت اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۲) پھر صفحہ میں منیۃ المصلیٰ کے حوالہ سے ہے کہ جب منہ کعبہ کی طرف ہے تو گھٹنے کی نیت کرنی جائز نہیں۔ منیۃ المصلیٰ میں یہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس میں یہ ہے کہ امام ابو بکر محمد بن حاتم نے فرمایا کہ جب منہ کعبہ شریف کی طرف ہو تو گھٹنے کی نیت کرنا شرط نہیں اور شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل نے فرمایا کہ شرط ہے (دیکھئے منیۃ المصلیٰ ص ۹۹) یعنی جائز نہ ہونا کسی کا قول نہیں ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی کھلی ہوئی مکاری ہے۔

(۲۳) پھر اس صفحہ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہے۔ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔ لہذا یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے۔

(۲۴) اور پھر اسی صفحہ ۲۵ میں شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین صحیح ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے۔ لہذا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الدَّائِلِيْنَ بِئِنَّ پڑھیں۔

(۲۵) اور صفحہ ۲۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ امام کے ہاتھ فاتحہ نہ پڑھنے کی احادیث ضعیف ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۶) پھر اسی صفحہ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ حضرت علی کا قول بھی منہ فاتحہ میں ضعیف ہے۔ باطل ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ بھی نہیں ہے۔

(۲۷) اور صفحہ ۵۲ میں ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ رفع الیدین کی حدیثیں بہ نسبت ترک رفع کی قوی ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔ (۲۸) پھر اسی صفحہ ۲۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب اور جھوٹ ہے کیونکہ یہ شرح وقایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۲۹) اور صفحہ ۲۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تین میل تک کی مسافت میں قصر جائز ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ یہ بھی شرح وقایہ میں نہیں ہے۔

(۳۰) اور صفحہ ۲۵ پر ہدایہ و شرح وقایہ اور منیۃ المصلیٰ کے حوالہ سے ہے کہ وتر ایک رکعت بھی ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور واضح فریب ہے کیونکہ ان کتابوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔ (۳۱) پھر اسی صفحہ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ ایک وتر ہر مسلمان کا اجماع ہو چکا ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۲) پھر اسی صفحہ ۲۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تین وتر کی روایت ضعیف ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۳) اور صفحہ ۲۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ بعد رکوع کے دعا کے فوت پڑھنے کی روایت چاروں خلفاء سے ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ

یہی نہیں ہے۔

ہے۔

(۳۶) پھر اسی صفحہ ۲۵۵ میں ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ نماز فحیر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین و عمار بن یاسر و ابی بن کعب و ابو موسیٰ اشعری و ابن عباس و ابو ہریرہ و ہارث بن عازب و انس و ابن سعد و یحییٰ و عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ اور اسی طرف اکثر صحابہ و تابعین گئے ہیں۔ ہدایہ میں یہ سرگزشتیں غیر مقلدوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے جھوٹ اور فریب سے کام لیا ہے۔ فَصَحَّحْ لَكَ عَمَّا يُكَلِّمُ الْكَافِرِينَ۔

(۳۷) اور صفحہ ۲۵۵ پر درختدار ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ تراویح میں رکعت کی حدیث ضعیف ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے۔ انھوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے جھوٹ کا سپار لیا ہے۔

(۳۸) پھر اسی صفحہ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تراویح آٹھ رکعات کی حدیث صحیح ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ مسئلہ سرگزشتیں ہیں۔

(۳۹) اور صفحہ ۲۶۱ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تراویح آٹھ رکعات سنت ہیں اور میں مستحب ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور واضح فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ بھی نہیں ہے۔

(۴۰) اور صفحہ ۲۶۱ پر ہدایہ و شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ نماز عیدین میں بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ کتابوں میں یہ بات سرگزشتیں

ہے۔

(۴۱) پھر اسی صفحہ پر قدوسی کے حوالہ سے ہے کہ درویشوں کے متعلق یہ بھی قرأت تکبیرات ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے کیونکہ قدوسی میں یہ مسئلہ سرگزشتیں ہیں۔

(۴۲) اور اسی کتاب حقیقۃ الفقہ کے صفحہ ۲۷۲ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی نے اپنے زمانہ میں سبک چلتا تھا لہذا مولوی محمد اسماعیل دہلوی نے اس کی سنت کو زندہ کیا اور احیائے سنت میں لومہ لائیم کا بالکل خیال نہ کیا۔ آپ کا زہر مشہور ہے۔ آپ علیہ السلام کی باطنی سے ایک کامل ماہر تھے۔ حنفی سنیوں کو غیر مقلد و ہادی بنانے کے لئے غیر مقلدوں کا یہ انتہائی خطرناک فریب ہے کہ شرح وقایہ جیسی معتد کتاب کے حوالہ سے مولوی اسماعیل دہلوی جیسے گمراہ و گمراہ کی نصیحت لکھ دی اور یہ بھی نہ سوچا کہ جب شرح وقایہ مولوی اسماعیل کی پرورش ہے تو تقریباً پانچ سو برس پہلے لکھی گئی تو اس میں ان کا ذکر کیسے آسکتا ہے اور دنیا اسے بڑے جھوٹ پر ہم کو کتنی لعنت ملات

بر سے گی۔ دعا ہے کہ خدا کے عزوجل انھیں سچائی نصیب فرمائے اور مذہب حق اہلسنت و جماعت قبول کرنے کی انھیں توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

یہی نہیں ہے۔

یہی نہیں ہے۔

یہی نہیں ہے۔

مولیٰ ابن عمرؓ بن ابی ہاشمؓ، سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ، عبد
بن مسروقؓ، سلم بن کریمؓ، سلمان بن مہرانؓ، اشعثؓ، طاؤس بن کثیرؓ،
عبد اللہ بن دینارؓ، عبد الرحمن بن ہریرہؓ، عطاء بن ابی رباحؓ، عطاء بن
یسارؓ، محمد بن علی بن حصینؓ، علی المرتضیٰؓ، محمد بن عمرو بن الحسن بن علی المرتضیٰؓ
و غیرہ بن سرینج مولیٰ عمر بن الخطابؓ اور ہشام بن عروہ بن الزہری رضی
اللہ تعالیٰ عنہم۔

آپ کے نام معلوم ہیں کامل ہونے کے بعد گوشہ نشین ہو کر ارادہ فرمایا تو
ایک رات آپ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب
میں مشرف ہوئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے ابو حنیفہ! آپ کو اللہ
تعالیٰ نے میری سنت زندہ کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے تو آپ گوشہ نشین
کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔ اس بشارت کے بعد آپ درس و تدریس اور
مسائل شرعیہ کے اجتہاد و استنباط میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ آپ
کا مذہب ساری دنیا میں پھیل گیا۔

آپ کے شاگرد بے شمار ہوئے جن میں سے سادھ شاگردوں کا
ذکر بعض محدثین نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ان میں سے چند بزرگوں
کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ امام ابو یوسفؓ، امام محمدؓ، امام زفرؓ، حسن بن
زادؓ، نوویؓ، ابو مطیعؓ، یحییٰؓ، عبد اللہ بن مبارکؓ، وکیع بن جراحؓ، نوکریا بن
ابی زائدہؓ، حفص بن غیاثؓ، یحییٰؓ، ریس العوفیہؓ، داؤد طائیؓ، یوسف بن
نالیہؓ، اسد بن عمرؓ اور نوچ بن مریمؓ وغیرہم۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسائل کے اجتہاد و احکام
کے استنباط کی مشغولیت کے سبب روایت حدیث کا بہت کم موقع ملا

جیسے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو
مذہب خلافت کی مشغولیت کے سبب حدیث کی روایت کا اتفاق کم ہوا۔ مگر
اس کے باوجود حضرت امام اعظمؓ کی روایت کردہ حدیثوں کی پندرہ سندوں
کی گنتی آٹھ اور آپ کے شاگردا کبر خود شریکین شیوخ میں شمار کئے گئے
ہیں۔ جیسے یحییٰ بن معینؓ، وکیع بن جراحؓ، سعید بن کدامؓ، عبد اللہ بن مبارکؓ
امام ابو یوسفؓ، احمد بن حنبلؓ، اور ابو اسطرؓ، اصحاب سنیہ یعنی حضرت
امام بخاریؓ اور حضرت امام مسلمؓ وغیرہ بھی حضرت امام اعظمؓ کی شاگردی سے
مربط ہیں ہو سکتے۔

زرقانی شارح مؤلفانے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
روایت کردہ حدیثوں کی تعداد میں کئی قول نقل کئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ
حدیثیات پانچ سو ہیں۔ دوسرے یہ کہ سات سو ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک
ہزار سے کچھ نائد ہیں۔ چوتھے یہ کہ ایک ہزار سات سو ہیں۔ پانچویں یہ کہ
دو سو ستر سو ہیں۔

اور غیر مقلدین جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو صرف ستر حدیثیں پہنچی ہیں اور نبوت میں ابن خلدون کا حوالہ
لیا کرتے ہیں تو وہ سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ ابن خلدون کا عقیدہ
یہ ہے اور نہ اس کا قول ہے بلکہ اس نے دوسرے کا قول حکایت نقل
کی ہے۔ اور اعلیٰ یہ ہے کہ اس نے سب سے لکھا تھا اور کتاب کی غلطی سے
یہ عثر ہو گیا۔ یا انرا یہ قصد ایسا کیا گیا۔ اس لئے کہ بقول حضرت
بخاریؓ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی ہزار مسائل مل فرماتے
ہیں میں سے ان میں ہزار مسائل عبادات سے متعلق ہیں اور باقی مسائل

